ایک سُپر سینس

A SUPER SENSE

میں اُس برکت سے، جو، آج صُبح حاصل ہوئی ابھی تک خوش ہوں۔

اوہ، یہ بہت زیادہ اور باکثرت ہے، جب ہم اکھٹے ہوتے ہیں، تو یہ جانتے تک نہیں، کہ خُدا ہمارے لئے کیسے کیسے کام کریگا! کیا آپ نے غور کیا ہے جب سے ہم نے اپنے آپکو خُدا کے لئے مخصوص کیا ہے، تو کیسے کیسے کام ہورہے ہیں؟ برکت پر برکت، قوت پر قوت، اور جلال پر جلال حاصل ہورہا ہے! یہ بہت خوبصورت وقت ہے۔ اور وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتا رہیگا۔ یہ رومال، جو- جو کسی نہ کسی سے تعلق رکھتے ہیں، میں نے ان پر دُعا کردی ہے۔

(2) اب میں کچھ دیر کیلئے، اظہارِ خیال کرنا چاہتا ہوں، اور سب سے پہلے میں آپ سب کا کپڑوں کے سوٹ کیلئے شکرگزار ہوں، جو کرسمس کا تحفہ آپ نے مجھے دیا ہے۔ بھائی نیول، کیا آپکو بھی کپڑے ہی ملے ہیں؟ [بھائی نیول کہتے ہیں، ''جی ہاں، جناب۔ جی ہاں، جناب۔'' -ایڈیٹر۔] جی ہاں، جناب۔ کپڑے ہی ہیں۔ اور مُناد ہمیشہ کپڑوں کا ایک سوٹ استعمال کرسکتے ہیں۔ [''یہ مجھے بالکل فٹ ہے۔''] بہت خوبصورت ہے! اچھا ہے۔ اب، دیکھیں میں پسینے سے بھیگ جاتا ہوں، اور جہاں تک میں جانتا ہوں پسینے کی وجہ سے کپڑے جلدی گھل جاتے ہیں، آپ سمجھے۔ اور ایک مناد کو کافی کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے، بلکہ اچھے کپڑوں کی۔ بہت سستے کپڑے بہت جلد، بس ایک دو بار میں گھل جاتے ہیں۔ اسلئے، اسطرح کا ایک- ایک اچھا سُوٹ کافی دیر چل جائیگا۔

(3) اور بس ذرا سوچیں، کہ آپ نے یہ کپڑے بطور مدد خُداوند کے خادم کو دیئے ہیں۔ اور خُداوند آپکو برکت دے۔ یسُوع نے کہا، ''جو کچھ تم نے میرے ان چھوٹے سے چھوٹے بھائیوں کے ساتھ کیا، میرے ساتھ کیا ہے۔'' پس آپ نے یہ سُوٹ، دو خادموں کو نہیں دیئے؛ بلکہ یہ دو سُوٹ آپ نے یسُوع کو دیئے ہیں۔ ہُوں۔ اُس نے یہی کہا تھا، ''تم نے میرے ساتھ کیا ہے۔''

(4) کیا آپ نے غور کیا تھا، کہ آج صُبح، یہ چھوٹا سا آسمانی پَچ تھا؟ کوئی الٹر کال، اور کچھ نہیں تھا؛ لیکن بس پیغام کے- کے بعد پاک رُوح کی تازگی نے لوگوں کو نہلا دیا تھا، اور خُدا کا جلال جنبش کر رہا تھا، اور وہاں پر لوگ اُوپر نیچے، اور آگے پیچھے سے، آنا شروع ہو گئے تھے۔ اور میں نے وال نٹ سٹریٹ بپٹسٹ چرچ، لوئس ویل سے، اپنے کچھ اچھے دوستوں کو بھی دیکھا، جو درمیانی راستے میں کھڑے ہوئے، بس خُدا کی قوت سے بھرپور ہو رہے تھے۔ اوہ، میرے خُدایا! وہ، بلکہ میں عبادت کے بعد اُن سے ملا تھا، اور اُنہوں نے کہا، ''یہ خُدا کی قوت تھی۔''

میں نے کہا، ''یہ درست ہے۔ آپ درست ہیں...... آپ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ یہ خُدا کی قوت تھی!''

(5) اور آپ اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ نہیں جانتے اسکے بارے میں کیا کہیں۔ پاک رُوح عبادت کو اپنے ہاتھوں میں لے لیتا ہے اور آپ کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے۔ مٹھاس بھری، خاموشی، اور فروتنی سے، دل ٹوٹتے جاتے ہیں۔ اوہ، بھائی پٹ، میرے لئے تو یہ آسمانی، سما بن جاتا ہے۔ میں تو پُرانی طرز کا مسیحی ہوں اور مجھے اسطرح محسوس ہونے لگتا ہے، آپ سمجھ گئے ہیں۔

(6) یہ بات مرحوم بھائی پال رڈل کی طرح ہے، اُس نے اپنے بارے میں...... ایک مرتبہ ایک کہانی سُنائی تھی۔ اُس نے بتایا وہ اور اُسکی بیوی ایک مرتبہ ناشتے کی میز پر بیٹھے ہوئے تھے، اور اُسکی بیوی اُس دن کہیں جانا یا کچھ کرنا چاہ رہی تھی، لیکن وہ اپنی بیوی سے یہی کہتا رہا، ''بس میں یہ کام نہیں کر سکتا؛'' اور وغیرہ وغیرہ، اور اُس نے اپنی بیوی کی بات کو کاٹ دیا۔

(7) پس جب اُس نے بیوی کی طرف دیکھا، تو آنسو بیوی کے رخسار پر بہہ رہے تھے، اور اُس نے اُس سے کہا، اُس نے کہا، ''خیر، اب......'' اُس نے پہلے اپنے دل میں کچھ سوچا، ''اوہ، اگر میری اتنی سی بات سے اسے اتنی چوٹ لگی ہے، تو لگنے دو۔'' پس اُس نے، ایک مرد کی طرح، اپنا ناشتہ ختم کر کہ پلیٹ رکھی اور اپنے پیپر اُٹھا لئے۔

(8) اور اُسکی بیوی ہمیشہ دروازے پر کھڑی ہو کر اُسے چومتی اور خُدا حافظ کہتی تھی۔ اور جب وہ

دروازے سے باہر جاتا تھا تو وہ ہاتھ ہلا کر الوِداع کہتی تھی، اور آپ جانتے ہیں، پھر یہ- یہی خُدا حافظ اُسکی حفاظت کرتا تھا، جب تک وہ دفتر سے گھر واپس نہیں آجاتا تھا۔

(9) اور اُس صُبح، جب وہ باہر جانے لگا، اور کہا، کہ، وہ......دروازے تک گیا، تو، اُسکی بیوی دروازے پر کھڑی تھی، اور اُس نے اُسے چوما اور دروازے سے باہر چلا گیا۔ اور اُس نے مُڑ کر پیچھے دیکھا، تو دروازہ کھلا ہوا تھا، اور اُسکی بیوی سر جھکائے، اداس کھڑی ہوئی تھی، اُس نے کہا میں نے ہاتھ ہلا کر اُسے خُدا حافظ کہا، تو اُس نے بھی ہاتھ ہلا کر مجھے خُدا حافظ کہہ دیا۔

(10) اُس نے کہا اور وہ سڑک پر آگے بڑھا، اور اُس نے کچھ سوچنا شروع کر دیا، ''کیا ہوگا اگر گھر آنے سے پہلے ہی مجھے کچھ ہو گیا، یا پھر گھر آنے سے پہلے اُسے کچھ ہو گیا، اور اگر خُدا نے ہمیں دھرتی سے اُٹھا لیا تو پھر کیا ہوگا؛ وہ سوچتا رہا کہ وہ کتنی اچھی، اور پیاری عورت ہے، اور وغیرہ وغیرہ؟'' اور اُس نے کہا، جتنا وہ سوچتا گیا، اُتنا ہی اُسکا دل پریشان ہوتا گیا۔

(11) اسلیئے وہ مُڑ کر واپس گھر کی طرف چلا گیا، اور دروازہ کھول کر، دوڑ کر اندر گیا، اور اندر کا دروازہ کھولا۔ اور جب اُس نے دروازہ کھولا، تو اُسے کسی کے رونے کی آواز آئی۔ اُس نے اِدھر اُدھر دیکھا، تو اُسکی بیوی دروازے کے پیچھے کھڑی تھی۔ اُس نے بتایا نہ تو اُس نے ''معافی مانگی؛'' اور نہ ہی اُس نے کہا ''مجھے معاف کر دو،'' اُس نے ایسا کچھ بھی نہ کہا۔ اُس نے بتایا بس اُس نے اپنی بیوی کو گلے سے لگایا اور چوما، اور پھر واپس مُڑ کر باہر چلا گیا۔ اور بتایا کہ جب وہ باہر کے دروازے تک پہنچا، تو اُسکی بیوی وہاں کھڑی ہوئی تھی۔ اُس نے کہا، ''خُدا حافظ۔'' اور اُسکی بیوی نے بھی کہا، خُدا حافظ؛'' کہا، اُس نے اُسی طرح اب بھی خُدا حافظ کہا تھا، لیکن اس مرتبہ اس میں احساس موجود تھا۔

(12) پس اسطرح ہوتا ہے، جب اسطرح کا احساس ہوتا ہے، تو پھر آپ دیکھیں، یہ یقیناً خُدا کی طرف سے ہوتا ہے۔

(13) اب کچھ دیر پہلے بھائی سوتھمین کو، نیا ٹرسٹی، ہونے کیلیئے نامزد کیا گیا۔ مجھے یقین ہے کہ سب ٹرسٹیز، اور باقی سب کو، یہ معلوم ہے، کہ یکم جنوری کو، مالی سال کا اختتام ہوتا ہے، اور چرچ کے تمام آفس، جیسے کہ پاسٹر اور ڈیکن، اور وغیرہ وغیرہ کی، میعاد ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ مسلسل کام کرنا

چاہیں......اب، یہاں میرا مطلب پاسٹر کے بارے میں نہیں ہے۔ بلکہ میرا مطلب ٹرسٹی، اور ڈیکن، اور سنڈے سکول ٹیچر اور وغیرہ وغیرہ سے ہے۔ وہ......یعنی پاسٹر تو کلیسیا چُنتی ہے، اور وہ ہمیشہ، قائم رہتا ہے۔ اور پھر- پھر وہ......اگر لوگوں میں سے، یعنی موجودہ بورڈ آف ٹرسٹی، یا ڈیکن، یا سنڈے سکول ٹیچر، یا ان میں سے جو بھی ہو، اگر یہ اپنا کام جاری رکھنا چاہتے ہوں، تو یہ جاری رکھ سکتے ہیں۔ اگر یہ کام جاری رکھنا نہیں چاہتے تو انہیں استفیٰ دینا چاہیے۔ اور اگر انکے خلاف کوئی بات نہ ہو، تو پھر یہ اگلے سال کیلئے اپنا کام جاری رکھ سکتے ہیں۔ اور- اور اگر یہ کام جاری رکھنا نہ چاہتے ہوں، تو پھر کلیسیا چُناؤ کے وسیلے، نئے ٹرسٹی، یا- یا باقیوں کو چُن سکتی ہے۔

(14) اسلیئے، کسی بھی شخص کو زبردستی، تاحیات، خدمت کیلئے بورڈ میں رکھا نہیں جاتا۔ لیکن وہ اُس وقت تک ہی قائم رہتا ہے، جب تک وہ سمجھتا ہے کہ خُدا اُسکے ساتھ ہے اور اُسکی مدد کر رہا ہے، اور وہ اپنا حصّہ ڈالنا چاہتا ہے، یا چاہتی ہے، یا جو کچھ بھی کر سکتے ہیں، وہ خُدا کے کام کو مسلسل کرتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں کیلئے ہم ہمیشہ خوش ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ کام کرتے رہیں۔ سمجھے؟ لیکن دیکھیں اسطرح کسی بھی شخص کو ایک سال کام کرنے کا موقع ملتا ہے اور دیکھا جاتا ہے کہ کیسا کام کیا ہے۔ ہمارے کچھ ایسے ٹرسٹی اور ڈیکن بھی ہیں، جو برسوں برس سے کام کرتے چلے آرہے ہیں، اور یہ بہت اچھی بات ہے۔ لیکن اسکے لئے وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔ اگر کوئی ٹرسٹی، یا پاسٹر، یا کوئی بھی بورڈ میں سے، یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ مزید کام نہیں کر سکتا، اور اُسے یہ کام چھوڑنا ہے، تو پھر وہ اسکی اطلاع کلیسیا کو دے، اور وہ اسکی جگہ کسی اور شخص کو مقرر کر دیں۔

(15) اور آج رات، بھائی مورگن نے، یہاں ایسا ہی کیا ہے، اور بھائی ولیم مورگن نے ٹرسٹی کے عہدے سے استفعیٰ دے دیا ہے۔ اور انہیں ایک دوسرے ٹرسٹی کی ضرورت تھی۔ اور بھائی سوتھمین کو اسکے بعد، ٹرسٹی کیلئے مقرر کر دیا گیا تھا، اور پھر آج رات انہیں بورڈ میں شامل بھی کر لیا گیا ہے۔

(16) جب تک یہ کلیسیا مقرر رہے، یہ سرکاری طور پر ہے۔ اور ہماری کلیسیا میں، یہ کلیسیا کی خود مختاری ہے۔ کلیسیا ٹرسٹی کو چلاتی ہے، اور حرکت میں رکھتی ہے، کلیسیا پاسٹر کو حرکت میں رکھتی ہے، تاکہ پاسٹر اپنے مقام پر رہے۔ یہ جو کچھ بھی ہے، یہ مکمل طور پر کلیسیا ہے۔ یہ رسُولی طریقہ ہے۔ اِسطرح

بائبل کے زمانے میں کیا گیا تھا۔اسلئے ،ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی ایک ڈکٹیٹر، یا ایک شخص ہماری کلیسیا میں نہیں ہونا چاہیے۔ہم یہ نہیں چاہتے ہیں ۔یہاں ہر شخص ، ہر آدمی ، میں خود بھی ، دوسروں کی طرح ووٹ ڈالتا ہوں ،اور میرے پاس ایک ووٹ کا حق ہے،جسطرح کلیسیا کے کسی بھی شخص کے پاس ، ایک ووٹ کا حق ہے۔ایسا میں نہیں کہہ رہا؛ بلکہ یہ کلیسیا کہہ رہی ہے،دیکھیں ، جو کچھ بھی کلیسیا ایک بدن ہوتے ہوئے کہتی ہے ۔ کیا آپ سب اسے پسند کرتے ہیں ؟[جماعت کہتی ہے،''آمین۔''-ایڈیٹر۔]اوہ،میرا خیال ہے یہ کلام کے مطابق ہے۔اور ایسا ہونا چاہیے۔

(17)اب ،اگر خُداوند کی مرضی ہوئی،تو کل،آنے والا ،ہفتہ میرے لئے عظیم ہوگا۔ مجھے آنے والے سال کیلئے ،اُن تمام دعوت ناموں پر فیصلے کرنے ہیں۔میں آفس میں-میں جانا چاہتا ہوں تا کہ میں اپنے سارے دعوت نامے لوں اور گھر لے جاؤں۔تا کہ،اگلے کچھ دنوں میں انہیں دیکھوں، مجھے خُدا سے،دُعا کرنی ہے،تا کہ دُعا میں وہ میری رہنمائی کرے کہ مجھے کہاں جانا ہے اور کیا کرنا ہے۔ہم اُس وقت میں نہیں رہ رہے جب وہ زمین پر تھا،اُس وقت خُدا اُسکی رہنمائی جگہ بہ جگہ کرتا تھا،اور وہ کچھ دیر ایک مقام پر ٹھہرتا تھا اور پھر دوسرے شہر میں چلا جاتا تھا۔لیکن آج کا نظام،اور ترتیب مختلف ہے،خادموں کے گروہ کو بہت سارے کام پہلے کرنے پڑتے ہیں۔

(18)اور میں تو اسے اپنے طریقے سے کرتا ہوں،میں اپنے تمام افریقی دعوت نامے،اور انڈین دعوت نامے الگ الگ کر کے رکھ لیتا ہوں ،اور تمام کیلیفورنیا ، یوٹاہ ، اور باقی تمام مقام کے دعوت نامے لیتا ہوں ،اور ان سب کو بھی الگ الگ ڈھیر لگا لیتا ہوں ۔اور پھر میں اِسطرح چھوڑ دیتا ہوں ۔اور پھر میں ان کے گرد چلتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں ،اور کبھی کبھی اپنی کار میں بیٹھ کر ایک دو دن کیلئے کہیں نکل جاتا ہوں ۔واپس آتا ہوں،اور پھر دُعا میں لگ جاتا ہوں ۔بعض اوقات میرے دل میں کہیں جانے کیلئے بوجھ اُبھرتا ہے ،پھر میں دیکھتا ہوں یہ کیسا بوجھ ہے ۔پھر ،اسکے بعد ،تب مجھے......اگر مجھے بہت زیادہ بوجھ دباتا ہے،تو پھر میں اُس ایک ڈھیری کو دیکھتا ہوں جس کیلئے بوجھ ملتا ہے،پھر اُس دعوت نامے میں سے،ایک خط لیکر پڑھتا ہوں،اور دیکھتا ہوں یہ جگہ کونسی ہے۔پھر،اُس پر غور کرتا ہوں۔

(19) میں ایسا کیوں کرتا ہوں اسکی ایک وجہ ہے۔آپ سوچیں کہ بہتر گھنٹے جہاز پر گزرانے ہوتے ہیں،اور یہ طوفان میں،اُوپر نیچے،اور ادھراُدھر ہوتا ہے،اگر آپ نے سُمندر پر سفر کیا ہوتو آپکو پتہ ہوگا۔آپکو پتہ نہیں چلتا! کب آپ اُوپر ہوتے ہیں،اور کب نیچے ہوتے ہیں،اور ہچکولے کھاتے ہیں،اور یہ اُس موسم،اور بادلوں کو، چیرتا ہوا،اور نیچے پانیوں پر اُڑتا ہوا،تین دن رات چلتا رہتا ہے۔اور پھر اسکے بعد جب آپ زمین پر قدم رکھتے ہیں،تو پہلا مقابلہ جس چیز سے ہوتا ہے وہ شیطان ہے،''خیر،آپکو سُننے کو ملتا ہے کہ خادموں کے گروہ نے یہ کہا ہے۔کچھ اس بات پر متفق نہیں ہیں،اور کچھ اُس بات پر۔'' سمجھے؟

(20) پھر شاید آپ یہ کہیں،''خیر، ہوسکتا ہے خُداوند نہیں چاہتا تھا کہ میں یہاں آؤں۔''

(21) لیکن جب آپ خُدا کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں،تو آپ دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔پھر آپ یہ کہتے ہیں،''میں یہاں،یسُوع مسیح کے نام میں آیا ہوں۔میں یہاں خُداوند یسُوع کے نام سے آیا ہوں،اور جب تک اُس کا کام پورا نہیں ہوتا میں یہیں ٹھہرونگا۔'' دیکھیں؟ پھر آپ تمام قوتوں کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہوتے ہیں۔

(22) پس،آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں، مجھے معلوم ہے۔اسلئے مجھے اس ہفتے،اپنی دُعا میں یاد رکھیں،تاکہ میں درست فیصلے کرسکوں،اور خُدا کی تحریک میری رہنمائی کرے۔

(23) اب اسکے بعد میں چھوٹی چھوٹی عبادات لونگا،جنہیں میں،لٹل جمپ میٹنگز کہتا ہوں۔اس مہینے کی آٹھ،نو،اور دس تاریخ کو؛ میں فلوریڈا،یا،ٹیفٹن جورجیا میں جارہا ہوں۔ٹیفٹن،جورجیا میں، آٹھ،نو اور دس جنوری کو جاؤنگا،میرا کہنے کا مطلب ہے،اس مہینے نہیں جارہا۔اور پھر اس کے بعد میں گلاسگو،کینٹکی؛اور ہوسکتا ہے کہ سمرسیٹ کینٹکی؛ اور ایک رات کیلئے،کیمبل ویل،کینٹکی بھی جاؤں۔اور-اور بھائی روجرز بھی چاہتے ہیں کہ ایک رات،اُنکے شہر جاؤں،جہاں ہم ......پچھلی بار نہیں جاسکے تھے۔

(24) آپ بھائی روجرز کیلئے بھی دُعا کریں۔آج،ہم رفاقت میں تھے،اور جب میں نے اُنکا ہاتھ پکڑا تو محسوس کیا کہ،وہ جسمانی طور پر پریشان ہیں۔اسلئے بھائی روجرز کیلئے دُعا کریں۔انہوں

نے وہاں کافی کام اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے، اسلئے کافی پریشان اور افسردہ ہیں، اور-اور انکی صحت کافی خراب ہے، اور انکی بیوی بیمار ہے۔ پس اس جوڑے کو اپنی دُعا میں یاد رکھیں، یہ خُدا کے اچھے بچے ہیں۔ اور میں نے ان سے کہا ہے، اگر خُدا کی مرضی ہوئی، تو میں ایک رات انکو ضرور دونگا۔

(25) اور بھائی رڈل ہمارے بھائی ...... ہماری کلیسیاؤں میں سے، وہاں اُوپر باسٹھ میں سے ایک ہیں، اور یہ ایک شرمیلے سے لڑکے ہیں، جو اکثر یہاں آتے ہیں اور کسی کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ اور، اوہ، میرا خیال ہے کہ لوگ سوچتے تھے کہ وہ مسلسل میرے مخالف ہیں، لیکن اُس لڑکے کے ساتھ کچھ ایسا تھا جو ٹھیک لگتا تھا۔ میں اُسکے ساتھ ٹھہرتا رہا، اور ٹھہر کر، یہی کہتا رہا، ''بھائی رڈل، آپ یہ کر سکتے ہیں۔''

(26) اُس نے کہا، ''بھائی برینہم، میں لوگوں کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا، اور میرے-میرے دل سے بات نکل کر میرے گلے میں اٹک گئی۔ اور میں-میں-میں ایک لفظ بھی نہ کہہ سکا۔''

(27) میں نے کہا، ''یہاں کھڑے ہو جائیں اور اسکو اپنے آپ سے دُور کر دیں، اور، خُداوند کے نام میں بولیں۔'' سمجھے؟ اور اب انکے پاس وہاں ہائی وے پر، اسی سائز کا ٹیبرنیکل موجود ہے، اور بس کام کر رہے ہیں۔ اور قائم ہیں۔ اس لڑکے کے پاس خُدا کی بُلاہٹ تھی۔ میں اسکے ماں باپ کو، جانتا ہوں۔ وہ اچھے لوگ ہیں۔

(28) اور پھر ایک رات کیلئے، ہمیں، نیو البانی میں، جُونی، سے بھی ملنا ہوگا۔ اور، اوہ، آپ جانتے ہیں، اسطرح کئی جگہوں پر جانا ہے، ایک رات یہاں اور ایک رات وہاں عبادات کروانی ہیں۔

(29) اور، اگر یہ سب کچھ ٹھیک ترتیب کے مطابق چلتا رہا، تو پچیس جنوری ہو جائیگی، اور پھر میں ورلڈ انٹرنیشنل کنونشن لونگا جو فُل گاسپل کرسچن بزنس مین والوں کی، میامی میں ہوگی۔ اور وہاں سے کنگسٹن، اور ہیٹی، اور ساوتھ امریکہ، اور پھر میکسیکو جاونگا۔ اور وہاں سے، پھر افریقہ جاونگا۔ اور افریقہ سے، سکینڈی نیوین جاؤنگا۔ اور اسطرح مختلف، جگہوں پر جانا ہے۔ میرا خیال ہے، سال کا زیادہ وقت باہر والی عبادات میں ہی گزریگا۔ بس میرے لئے دُعا کریں، تاکہ میں ٹھیک فیصلہ کر سکوں۔

(30) اب، یہ سب کچھ تب ہی ہوگا جب خُداوند کی مرضی ہوگی۔ اگر یہ اُسکی مرضی نہ ہوئی، تو پھر

میں اُسکی مرضی کے مطابق کہیں بھی جانے کیلیئے تیار ہوں۔اس سے کوئی مطلب نہیں کہاں جانا ہے، میں جانے کیلیئے تیار ہوں۔ جب تک خُدا مجھے اس دھرتی کی مٹی پر کھڑا رکھے گا، جب تک موت مجھے اپنی آغوش میں نہیں لے لیتی ہے، میں چاہتا ہوں میں اُسکے ناقابلِ تلاش خزانے کی منادی کرتا رہوں۔اُسکے فضل کے وسیلے، میرا یکا ارادہ یہی ہے،بس وہ میری مدد کرتا رہے۔اگر وہ اپنا ہاتھ مجھ سے ہٹالے،تو شیطان مجھے مار ڈالے گا۔پس آپ میرے لئے دُعا کرتے رہیں تا کہ خُدا اپنی رحمت کا ہاتھ مجھ پر بڑھائے رکھے۔

(31) میں اُسکا انصاف نہیں مانگتا۔ میں اُسکا رحم مانگتا ہوں۔دیکھیں؟ اب، اُسکے انصاف کے سامنے،نہیں، میں ٹھہر نہیں سکتا۔بس میں تو اُسکے رحم کی درخواست کرتا ہوں، ' کیونکہ میں جانتا ہوں میں اس لائق نہیں ہوں،اور کوئی بھی نہیں ہے۔اور ہمارے لئے بہتر ہے کہ اُسکا انصاف نہ مانگیں۔ہم اُسکا رحم مانگیں۔

(32) اب، آج رات، میرا گلہ تھوڑا سا خراب ہے،لیکن میں اتنے اچھے مسیحی گروہ کے سامنے منادی کا موقع،کھونا نہیں چاہتا۔تھوڑی دیر،ٹھہریں اس سے پہلے کہ میں کچھ بیان کروں، میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔جبکہ آپ سب ایک دل، اور ایک جان ہیں،اور سبھی کچھ بڑی اچھی طرح چل رہا ہے،تو میں بس دومنٹ کی بات چیت اپنی اس کلیسیا سے کرنا چاہتا ہوں۔سمجھے؟

(33) انجیل میں، میرے پیاروں، سُنو، آپ ......میرے تاج کے ستارے ہیں، جو مجھے ملے گا،آپ یسُوع کے لہو سے خریدے گئے ہیں۔میں نے یہ کسی مقصد کیلیئے کیا، تا کہ اسطرح واپس آؤں۔ہم نے یہ دورہ شکار کیلیئے مخصوص کیا تھا، بھائی روئے روبرسن، بھائی بنکس وڈ،اور میں، دورے پر تھے،اور تب ہی، ہم نے یہاں واپس آنے کے بارے میں بات کی تھی۔ بھائی- بھائی روئے نے اور ہم سب نے یہی کہا تھا،اور ہم نے اپنے پاسٹر، بھائی نیول کے بارے میں بات چیت کی،اور یہ بھائی ہمیشہ، آپکی خدمت کرتے ہیں، ہم ان سے پیار کرتے ہیں۔لیکن، ابھی تک، بھائی نیول بطور پاسٹر کام کررہے ہیں،اور بس اسطرح لگتا ہے کہ بھائی نیول کیلیئے یہ تھوڑا سا مشکل ہے اور اُنہیں آرام دیا جائے۔سمجھے؟ پس ہم نے دُعا کی،اور ایسا لگا کہ یہ خُدا کی مرضی ہے کہ میں یہ کروں۔اب،

میں خُداوند سے مدد مانگتا ہوں، تا کہ میں بہترین کام کرسکوں۔

(34) اور میں نے اپنے آپکو مخصوص کیا ہے، اور اسکے بعد، کلیسیا کو بھی یہ کام کرنے کیلئے مخصوص کیا ہے۔اب، ہماری اس تھوڑی سی مخصوصیت میں، اُس نے پچھلی عبادات میں کتنی برکت دی، اور اگر ہم ایسے ہی چلتے رہے تو پھر وہ کیا کچھ نہ کریگا؟ سمجھے؟ بس قائم رہیں۔اب سُنیں۔آپ ایک دوسرے سے پیار کرتے رہیں۔میں نے کیسے آپکو آج صُبح، درمیانی راستے میں کھڑے دیکھا، اور اس ہفتے، اپنے ہاتھ خُدا کی طرف بڑھائے دیکھا، اور– اور پیارا پاک رُوح آپکے درمیان، چل پھر رہا تھا!

(35) اب آپ شیطان کی کوئی بھی بات مت سُنیں جو وہ آپکو کہتا ہے۔سمجھے؟ اگر شیطان آپکو، مسیح کے بدن کے کسی ممبر کے بارے میں، کچھ بھی دکھاتا یا بتاتا ہے، تو اسکا یقین مت کریں۔کیونکہ، جیسے ہی آپ اسکا یقین کریں گے، تو آپ اپنے اچھے تجربے کو بگاڑ لیں گے۔

(36) اور اگر آپ مسیح کے بدن کے کسی بھی ممبر کی کوئی بُرائی دیکھیں، تو کسی کو بھی مت بتائیں۔ بلکہ اُس ممبر کے پاس جائیں، اور پیار سے سمجھائیں، اور اگر آپ اُسے مسیح کے پاس واپس نہ لا پائیں۔اور اگر آپ اس میں کامیاب نہیں ہوتے، تو پھر ایک شخص کو بتائیں، اور اُسے ساتھ لیکر جائیں۔اُسی طریقے سے کریں جیسے کلام کہتا ہے۔سمجھے؟ لیکن دیکھیں......

(37) اگر کوئی کہتا ہے، ''فلاں فلاں بہن ایسی ہے، یا فلاں فلاں بھائی ایسا ہے،'' تو ایک لفظ کا بھی یقین مت کریں۔آپ اُس بات کو مت سُنیں۔کیونکہ، یاد رکھیں، یہ شیطان ہے جو آپکو ٹکڑوں میں بانٹنا چاہتا ہے۔اب بس اُس پر نظر رکھیں وہ اندر آئیگا، اور وہ یہ کریگا۔اب آپ گھر کے، ایک اچھے آدمی کی طرح، ایمان سے ٹھیک کھڑے رہیں، اور شیطان کی کوئی بات قبول نہ کریں۔یہ سبھی لوگ آپکے ساتھ آسمانی مقاموں میں بیٹھے ہوئے ہیں، اور خُدا کی برکات کے چوگرد رفاقت کر رہے ہیں، یہ عشائے ربانی لیتے ہیں، اور پاک رُوح یہ گواہی دے رہا ہے کہ یہ خُدا کے بچے ہیں۔پس آئیں حقیقی طور پر مٹھاس بھرے، نرم دل سے، محبت کرنے والے، اور معاف کرنے والے بنیں۔اور اگر کوئی شخص آپکے خلاف بُرا کہے، تو آپ اُسکے خلاف اچھا کہیں۔پھر دیکھیں آپکی مٹھاس اسے کیسے بدلتی ہے۔ سمجھے؟ یہ ٹھیک ہے۔بس ہمیشہ بُرائی کے بدلے اچھائی کریں، اور نفرت کے بدلے محبت۔اور پھر......

(38) پیچھے ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے، بیٹی، کیا آپ اچھا محسوس کررہی ہیں؟ یہ اچھی بات ہے۔میں اسکے لیے بہت شکرگزار ہوں۔جی ہاں۔بس وہ وہاں...... پیچھے سکڑی ہوئی تھی اور گھڑ کی طرح لگ رہی تھی،اور خُداوند یسُوع نے اُسے اچھا کردیا ہےاوراس عبادت میں یہ ظاہر کیا ہے۔ہم اسکے لئے شکرگزار ہیں۔اسلئے تھوڑی دیر کیلیئے، میں نے پُلپٹ کو چھوڑا تھا۔اُنہوں نے بتایا تھا ''کئی ایک دُعائیں کی گئی تھیں،لیکن دُعائیں خُداوند تک نہیں پہنچی تھیں۔''

(39) اب، یہ عمل کرنے کیلیئے پکے ہوجائیں۔خُدا کے،حضور درخواست کریں۔''کہیں اے خُدا، میں تیرے فضل سے، یہ کرپاونگا۔'' کوئی مسئلہ نہیں کوئی آپ سے بُرائی کرتا ہے؛ آپ بدلے میں اچھائی کریں۔بُرامت سوچیں،اگرآپ دل میں-میں- میں بُرائی رکھ کر،اچھی بات کہیں تو آپ غلط ہیں اور ریاکار ہیں۔آپ اپنے آپکو خُدا کیلیئے تب تک مخصوص کریں جب تک آپ اُس شخص کے بارے میں اچھا محسوس نہیں کرتے ہیں۔یہی ایک طریقہ ہے۔پھرخُدا کی مٹھاس اور برکات آئیں گی،اوہ،اورآپکی رُوح میں سماجائیں گی۔فتح مند زندگی یہی ہے،جب تک آپ کے اندر محبت ہے تب تک کوئی چیزآپکو نقصان نہیں پہنچاسکتی۔خیر،آپ کہتے ہیں......دیکھیں؟

(40) ''اگرزبانیں ہوں،تو جاتی رہیں گی۔اوراگرعلم ہوتو مٹ جائیگا۔نبُوت ہو،تو ختم ہو جائیگی۔لیکن اگرآپکے پاس محبت ہے،تو وہ سدارہے گی۔'' سمجھے؟

(41) اوربس اُنہی سے محبت نہ کریں جوآپ سے محبت کرتے ہیں، بلکہ اُن سے بھی محبت کریں جوآپ سے پیارنہیں کرتے ہیں۔کیونکہ،میرے لئے یہ آسان ہے کہ اپنے پیارکرنے والوں سے پیار کروں،لیکن کوشش کرنی چاہیے کہ اُن سے بھی پیارکیا جائے جوہم سے پیارنہیں کرتے ہیں۔یہی بات ہےجس سے پرکھ ہوتی ہے کہ آپ مسیحی ہیں،یانہیں۔اگرکوئی آپ سے پیارنہیں کرتا،تو بھی،آپکے دل میں، اُسکے کیلیئے پیار ہونا چاہیے۔اب، اگرآپ ایسا نہ کرپائیں،تو پھر خُدا سے کہیں وہ آپکی مدد کرے۔وہ کریگا، 'کیونکہ میں جانتا ہوں یہ سچائی ہے۔آمین۔مجھے معلوم ہے یہ سچ ہے۔

(42) اب ہم بیش قیمت کلام کو کھولنے جارہے ہیں،اب،ایک-ایک چھوٹے سے پیغام کیلیئے عبرانیوں کی کتاب،اوراُسکے 11ویں، باب میں سے پڑھیں گے۔

میرا گلہ تھوڑا سا خراب ہے، لیکن تو بھی آج دوپہر کا وقت بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ رفاقت میں بڑا اچھا گزرا تھا۔ اور تقریباً چھ بجے تک میں اُنکے ساتھ رہا۔ اور پھر دوڑتا ہوا اپنے کمرے میں پہنچا تا کہ کچھ دیر اپنے بیڈروم میں اپنے پلنگ کے ساتھ، گھٹنوں کے بل، ہوکر دُعا کرسکوں۔ پھر اُٹھا، اور اپنی بائبل اُٹھا کر پڑھنی شروع کی۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ وہاں ایک میگزین پڑا ہوا تھا، اور میں نے اُسے اُٹھالیا۔ لیکن میں اُسے پڑھ نہ سکا، کیونکہ وہ افریقی زبان میں لکھا ہوا تھا۔

(43) اور کبھی کبھی، پڑھتے وقت ایسا ہوتا ہے، کہ کوئی لفظ آپکو چھو جاتا ہے، اور وہ لفظ آپکے لئے زندہ ہوجاتا ہے۔ یہی وہ طریقہ ہے، جس سے ایک خادم کو منادی کیلئے ایک پیغام ملتا ہے۔ بس پڑھنا شروع کریں، بائبل میں، کہیں سے بھی پڑھنا شروع کریں۔ پہلی بات آپ جانتے ہیں، آپکا دھیان کسی بات پر اٹک جاتا ہے، پھر اُس پر کوئی اور بات ملتی ہے، پھر اُس پر بھی کوئی اور بات ملتی ہے۔ پھر، آپ اُسے نوٹ کرلیں، اور پُلپٹ پر جائیں اور اُسے پڑھیں۔ باقی سب کچھ خُدا کریگا۔ سمجھے؟ باقی سب کی فکر خُدا خود کریگا۔

(44) اب، کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے، آپ کسی خیال میں بہت دُور نکل جاتے ہیں، اور پھر اُن خیالات کے مختصر نوٹ لکھ کر رکھ لیتے ہیں۔ اور پھر اگر آپکو کبھی کسی پلیٹ فارم پر، عبادت میں جلدی سے بولنا پڑے، تو، آپ اُن مختصر نوٹ کو پڑھیں جو آپ نے بنائے تھے، اور پاک رُوح اُنکو آپکے لئے زندہ بنا دیگا۔ اور اسطرح کئی مرتبہ ہوتا ہے۔

(45) اب ہم عبرانیوں 11 ویں باب، کی پہلی آیت سے، پڑھنا شروع کرتے ہیں، اور ہم کچھ آیات پڑھیں گے۔

اب ایمان اُمید کی ہوئی چیزوں کا اعتماد، اور ان دیکھی چیزوں کا ثبوت ہے۔

کیونکہ اُسی کی بابت بزرگوں کے حق میں اچھی گواہی دی گئی ہے۔

ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خُدا کے کلام سے بنے ہیں، یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنا ہے۔

(46) کیا یہ بابرکت نہیں ہے؟ [جماعت کہتی ہے،" آمین۔"- ایڈیٹر۔] میں تیسری آیت

دوبارہ پڑھتا ہوں۔غور سے سُنیں۔

ایمان ہی سے ہم معلوم کرتے ہیں کہ عالم خُدا کے کلام سے بنے ہیں، یہ نہیں کہ جو کچھ نظر آتا ہے ظاہری چیزوں سے بنا ہے۔(یہ خُدا کا کلام ہے۔)

ایمان ہی سے ہابل نے قائن سے افضل قربانی خُدا کیلئے گزرانی، اور اُسی کے سبب سے اُسکے راستباز ہونے کی گواہی دی گئی، کیونکہ خُدا نے اُسکی نذروں کی بابت گواہی دی: اور اگر چہ......وہ مر گیا ہے تو بھی اُسکے وسیلے اب تک کلام کرتا ہے۔

ایمان ہی سے حنوک اُٹھالیا گیا تا کہ موت کو نہ دیکھے، اور چونکہ خُدا نے......اُسے اُٹھالیا تھا: اسلئے اُسکا پتہ نہ ملا کیونکہ اُٹھائے جانے سے پیشتر اُسکے حق میں گواہی دی گئی تھی، کہ وہ خُدا کو پسند آیا۔(پانچ سو سال تک، زندگی بھر۔)

اور بغیر ایمان کے اُسکو پسند آنا ناممکن ہے: اسلئے خُدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیے، کہ وہ موجود ہے اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔

ایمان ہی کے سبب سے، نوح نے اُن چیزوں کی بابت جو اُسوقت تک نظر نہ آتی تھیں، ہدایت پاکر خُدا کے خوف سے، اپنے گھرانے کے بچاؤ کیلئے کشتی بنائی؛ جس......سے اُس دنیا کو مجرم ٹھہرایا، اور اُس......راستبازی کا وارث ہوا جو- جو ایمان سے ہے۔

(47) اب آئیں اپنے سروں کو جھکاتے ہیں، اور کچھ دیر دُعا کرتے ہیں۔

(48) خُداوند، ہمارے پُرفضل خُدا اور باپ، ہم دوبارہ تیری حضوری میں، شکرگزاری کے ساتھ آتے ہیں۔اور ہم تیری حضوری کو فقط اسلئے محسوس نہیں کر رہے کہ ہمارے سر دُعا میں جھکے ہوئے ہیں، بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ ہم مسلسل تیری حضوری میں رہتے ہیں، کیونکہ لکھا ہے، ''خُداوند کی آنکھیں پوری زمین کی سیر کرتی ہیں۔'' اور تُو سب کچھ جانتا ہے، بلکہ دلوں کے پوشیدہ خیال بھی جانتا ہے۔

(49) اسلئے، اور اس سبب سے خُداوند، ہم اپنے سروں کو جھکائے ہوئے، اور یہ دُعا مانگ رہے ہیں، کہ تُو ہماری ساری خطائیں اور قصور جو ہم نے تیرے خلاف کیے ہیں معاف کردے، اور تیرا رحم ہم پر ایک مرتبہ پھر انڈیلا جائے، ہمارے کانوں کو کلام سُننے کیلئے، اور ہونٹوں کو پرستش کرنے کیلئے کھول

دے، تا کہ تیرا کلام، آج ہمارے لئے حقیقت بن جائے؛ تا کہ کلام میں سے جو آیات ہم نے پڑھی ہیں وہ زمین پر تیرے پُراسرار بدن کے اراکین کیلئے مددگار ہوسکیں، اور یہی تیری روحانی کلیسیا ہے، اور پہلوٹھی کلیسیا ہے، جو یسُوع کے لہو سے خریدی گئی ہے، اور دھو کر پاک اور صاف کی گئی ہے، اور یہ بغیر داغ اور جھُری کے، اُس دن، خُدا کو سونپی جائیگی۔ ہم تیرا کیسے شکریہ ادا کریں، کہ ایمان کے وسیلے ہم بھی خُدا کی بھلائی کے حصّے دار ہیں، اور یہ تیری راستبازی اور کرم سے ہے جو ہمارے خُداوند یسُوع کے وسیلے ہم پر ہوا ہے!

(50) ہم دُعا کرتے ہیں کہ تُو تمام بیماروں کو شفا دیگا۔ اُس چھوٹی لڑکی کو کچھ دیر پہلے تُو نے چھوا ہم اسکے لئے بھی تیرا شکریہ ادا کرتے ہیں، وہ درد کی وجہ سے، اُس کمرے میں سکڑی پڑی تھی؛ ہم نے اُسے کمرے سے باہر آتے دیکھا، اُس میں بچوں جیسا ایمان تھا، اور اُس نے تجھے اور تیرے رحم کو قبول کیا۔ اور اسکے لئے ہم تیرے شکرگزار ہیں؛ اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ تُو بہن بیکر کے چھوٹے بچے کو جو کینٹکی میں ہے یاد کر، اور اُسے بھی یاد کر جسکے لئے بھائی نے کہا ہے، اور، اے خُدا، اُن بے شمار بیماروں پر بھی نظر کر، جو کیمپ میں اور ہر طرف موجود ہیں۔ اور خاص طور پر، خُداوند، اُنکو یاد کر جو تجھے نہیں جانتے اور غیر نجات یافتہ ہیں؛ اگر یہ اپنے گناہ میں مرجاتے ہیں، تو یہ وہاں نہیں جاسکتے جہاں تُو رہتا ہے۔

(51) ہم دُعا کرتے ہیں کہ تُو ہمیں گواہی کیلئے قوت دے، تا کہ ہم دلیری سے کلام سُنا سکیں، اور حکمت دے تا کہ جان سکیں کہ کہاں کیا بولنا ہے۔ اور پھر تُو ہم سے بول ہم بہت بول چکے ہیں، تا کہ جب ہم لوگوں کے بیچ میں سے جائیں، تو عظیم پاک رُوح کے حیرت انگیز، اور اچنبھے کاموں کو یاد رکھیں۔ خُداوند، یہ عطا کر۔ اب ہماری سُن، ہم یہ دُعا، یسُوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

(52) میں اب تھوڑی دیر کیلئے ''حواس'' کے عنوان پر بولنا چاہتا ہوں۔ ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ ایک فطری انسان کے پانچ حواس ہوتے ہیں۔ اور یہ پانچ حواس ہی اُسے۔ اُسے کنٹرول کرتے ہیں...... جو دیئے گئے ہیں...... خُدا نے انسان کو پانچ حواس دیئے ہیں، جس سے وہ اپنے زمینی گھر کو چلاتا ہے۔ اور وہ حواس یہ ہیں: دیکھنا، چھونا، چکھنا، سونگنا، اور سُننا۔ ان پانچ حواس، کو ایک فطری انسان

جانتا ہے، کہ یہ اُسکے لئے اچھے ہیں۔ اور جب ان میں سے ایک بھی، حس کام نہیں کرتی، تو پھر ہم نارمل زندگی نہیں گزار سکتے ہیں۔ سُننا، دیکھنا، چھونا، چکھنا، اور سونگھنا، آپکے ساتھ ہیں، اور انکے بغیر ہم نارمل نہیں ہوسکتے ہیں۔ انکے بغیر کچھ کمی لگتی ہے، ایک حس کام نہ کرتی ہو تو ہم زندگی کے ایک حصّے، سے رابطہ نہیں کرسکتے ہیں۔ اسلئے یہ اچھے ہیں۔ اور یہ قابلِ استعمال ہیں۔ اور یہ ہمیں خُدا کی طرف سے دیئے گئے ہیں۔

(53) خُدا نے ہمیں یہ حواس دیئے ہیں، اور یہ ہمیں بطورِ بخشش دیئے گئے ہیں۔ اور یہ آپ پر مُنحصر ہے، کہ آپ ان حواس کا استعمال کیسے کرتے ہیں، اور اسی کے وسیلے آپکی زندگی کنٹرول کی جائیگی، جو کچھ آپ ان حواس کے وسیلے قبول کرتے ہیں ویسے ہی آپ بنتے ہیں۔ آپ جو کچھ...... دیکھتے ہیں، جو سُنتے ہیں، جو چکھتے ہیں، جو سونگھتے ہیں، اور جو چھوتے ہیں ویسے ہی بنتے ہیں۔ جو کچھ یہ حواس قبول کریں گے، وہی کچھ آپ پر حکومت کریگا۔

(54) اور ہم ان پانچ حواس کیلئے خُدا کے شکر گزار ہیں جو اُس نے ہمیں دیئے ہیں۔ لیکن کسی بھی طرح یہ ہمیں اسلئے نہیں دیئے گئے، کہ یہ ہمارے، رہنما بنیں۔ یہ آپکو صرف زمینی رابطے کیلئے دیئے گئے ہیں۔ لیکن آپکو ایک چھٹی حس بھی دی گئی ہے، اور، یہ چھٹی حس، فقط مسیحی لوگوں کے پاس ہے۔ آپکو یہ چھٹی حس تب تک نہیں ملتی جب تک آپ ایک مسیحی نہ بن جائیں؛ بس یہی ایک طریقہ ہے ایک فطری انسان کیلئے بہتر ہے کہ وہ پانچ فطری حواس سے بڑھکر کچھ پائے۔ لیکن، مسیحی لوگ اس چھٹی حس کو، اچھی طرح جانتے ہیں، کیونکہ یہ ایمان ہے۔ یہی چیز آپکی رہنمائی کرتی ہے اور حکومت کرتی ہے، اور یہ باقی حواس سے اعلیٰ ہے۔ یہ باقی تمام حواس سے، بلکہ پانچ حواس سے، اعلیٰ ہے۔

(55) اب، میں یہ اس لئے نہیں کہہ رہا کہ یہ چھٹی حس بس مسیحی لوگوں کو ہی ملتی ہے کیونکہ باقی پانچ حواس مزید اچھے نہیں ہیں۔ جی ہاں، یہ ہیں۔ وہ پانچ حواس آپکو خُدا کی طرف سے ملے ہیں، اور اُنکو استعمال کرنا چاہیے۔ لیکن جب پانچ حواس خُدا کے کلام کے خلاف کام کرنا شروع کر دیتے ہیں، تو یہ جھوٹے بن جاتے ہیں۔

(56) اب دیکھیں، چھٹی حس جھوٹی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ یہ سُپر سینس ہے۔ اور یہی وہ بات ہے

جس پر میں بولنا چاہتا ہوں۔ آج صُبح: میں ایک سُپر سائن پر بولا تھا۔ اور آج رات: میں ایک سُپر سینس پر بول رہا ہوں۔

(57) اور سُپر سینس پاک رُوح ہے، یہ خُدا کا ایمان ہے جو آپ میں بس ہوا ہے۔ اور اگر آپ باقی پانچ حواس کو اس چھٹی حس کے تابع کر دیں، تو یہ سُپر سینس باقی پانچ حواس کی رہنمائی کر یگی اور اُنہیں کنٹرول کر یگی۔ کیونکہ یہ حس اُن فطری حواس سے اُوپر ہے، بالکل جیسے روحانی شخص فطری سے بڑھکر ہوتا ہے۔ اور یہ پانچ حواس والے فطری انسان سے، اتنا بلند ہوتا ہے، جتنا آسمان زمین سے بلند ہوتا ہے۔ یہ آپکو وہ دکھاتا ہے جو آنکھیں دیکھ نہیں سکتی ہیں۔ یہ آپ سے وہاں بھی کام کروا سکتا ہے جہاں آپکے پانچ حواس سوچ بھی نہیں سکتے ہیں۔ شیطان ان پانچ حواس میں گھس کر آپ سے جھوٹ بول سکتا ہے، لیکن یہ اُس سُپر سینس کو چھو بھی نہیں سکتا ہے۔ یہ اُسکی پہنچ سے بہت دُور ہے۔ یہ خُدا سے آتا ہے۔ اسکو ایمان کہتے ہیں۔ ایمان ایک مہان چیز ہے۔

(58) اور پانچ حواس چھٹی حس کو کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں، لیکن چھٹی حس پانچ حواس کو کنٹرول کر سکتی ہے۔ سُپر سینس فطری حواس کو کنٹرول کر سکتا ہے۔ اور۔ اور پانچ حواس دیکھنا، چکھنا، چھونا، سونگھنا، اور سُننا ہے۔ اور سُپر سینس وہ ہے جو آپکو خُدا کے کلام پر ایمان رکھنا سکھائیگا، یہی وہ ہے جو اُسکے بارے میں بتائیگا۔ یہ آپکو اُن چیزوں پر ایمان رکھنے کو کہے گا جو آپ دیکھ، چھو، سُن، سونگھ، اور چکھ نہیں سکتے ہیں،' کیونکہ یہ خُدا کے کلام کو لے گا۔ اور وہی کلام آپکو دے گا، اور خُدا کے کلام کو چھوڑ کر باقی سب باتوں کے خلاف آپ ایمان سے، چلنے لگیں گے۔ ایمان یہ کرتا ہے۔

(59) اب، میں ان پانچ حواس کی، ایک منظر کشی کرتا ہوں، ایک فطری انسان ان پانچ حواس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے، پس یہ حواس فطرت نے اسے دیئے ہیں۔ اور انکے ساتھ یہ فطری باتوں کو ہی جانتا ہے، اور اپنے فہم کے وسیلے یہ سوچتا ہے۔ یہ انسان ہوتے ہوئے سوچ سکتا ہے۔ یہ انسان ہوتے ہوئے دیکھ سکتا ہے۔ یہ انسان ہوتے ہوئے سمجھ سکتا ہے۔ یہ انسان ہوتے ہوئے سُن سکتا ہے۔ لیکن جب یہ تابعداری میں آتا ہے، یا دوبارہ پیدا ہوتا ہے، یا ہم اسے کہتے ہیں ''نئے سرے پیدا ہوتا ہے،'' تو پھر وہ چھٹی حس، یا سُپر سینس اُسے پکڑ لیتا ہے۔ پس اسطرح کرنے سے، سُپر سینس اُسے اُس مقام

پر اُٹھا کھڑا کر دیتا ہے جہاں ایمان اُن چیزوں پر یقین کرتا ہے جو سُنی نہیں جاسکتیں، دیکھی نہیں جاسکتیں، اور عقل کے ساتھ سمجھی نہیں جاسکتیں۔ ہر حالت میں، وہ اس پر ایمان رکھتا ہے، کیونکہ وہ اُس چھٹی حس، یا سُپر سینس کے ماتحت چلتا ہے۔ اوہ، اُسکے بارے میں جاننا کیا ہی اعلیٰ بات ہے، اور یہ سوچنا کتنا سادہ ہے کہ اس پر ایمان رکھا جائے!

(60) اب، آپ تب تک ایمان نہیں رکھ سکتے جب تک نئے سرے سے پیدا نہ ہو جائیں۔ بائبل کہتی ہے، ''کوئی بھی شخص بغیر، رُوح القُدس نہیں کہہ سکتا کہ یسُوع مسیح ہے۔'' اس بارے میں پچھلے ہفتے سیکھا تھا۔ اور یہ ٹھوکر کا باعث بن جاتا ہے، خاص کر پنتیکاسٹل ایمان والوں کیلئے، جب وہ مجھے یہ کہتے ہوئے سُنتے ہیں۔ یسُوع نے، مقدس یوحنا5 :24 میں کہا ہے، ''وہ جو میرے کلام پر ایمان رکھتا ہے، اور اُس پر ایمان رکھتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے، ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے۔'' ابدی زندگی، فقط خُدا سے آتی ہے۔ ''اور کوئی شخص بغیر رُوح القُدس کے نہیں کہہ سکتا کہ یسُوع ہی مسیح ہے۔''

(61) آپ بس وہ باتیں لیتے ہیں جو کسی نے کہیں ہیں، اور آپ نے عقل سے سیکھیں ہیں، یا جو آپ نے فطری پانچ حواس، سے سیکھی ہیں۔ لیکن جب وہ چھٹی حس، یا پاک رُوح آتا ہے، تو وہ چھٹی حس تمام پانچ حواس کی بحث کو...... دُور کر دیتی ہے۔ اور آپکو چھٹی حس اُوپر اُٹھا لیتی ہے، اور آپ اُن باتوں پر ایمان رکھنے لگ جاتے ہیں جو آپ دیکھ، چکھ، چھو، سونگھ، یا سُن نہیں سکتے ہیں۔ اسکی وجہ سے آپکے اندر کچھ ہونے لگ جاتا ہے! پھر آپ کہتے ہیں کہ یسُوع ہی مسیح ہے، کیونکہ آپ اُس کے گواہ بن جاتے ہیں۔ اب یہ عقل نہیں ہے جس نے آپکو یہ سکھایا ہے، بلکہ آپکو اسکا تجربہ ہو گیا ہے!

(62) ''بھائی برنہم، یہ چھٹی حس کیا کرتی ہے؟ یہ چھٹی حس کیوں آتی ہے؟''

(63) چھٹی حس آنے کا سبب یہ ہے۔ اب دیکھیں، یہ چھٹی حس ایمان ہے، یہ سُپر سینس ہے۔ اب دیکھیں...... چھٹی حس آنے کی بس یہی وجہ ہے، کہ یہ اُن، تمام باتوں کا انکار کرے جو خُدا کے کلام کے خلاف پانچ حواس لاتے ہیں۔ بس یہی وہ وجہ ہے جسکے لئے چھٹی حس دی گئی ہے۔ کلام فرماتا ہے کہ، ''اسکے وسیلے بحث ختم ہو جاتی ہے۔''

(64) آپ۔ آپ پانچ حواس سے، بحث کریں گے، ''خیر، دیکھیں، آپ کہہ سکتے ہیں اس آدمی

نے......یا اُس نے، ایسا کیوں کیا ہے......؟''

(65) لیکن چھٹی حس ایسی کسی بات پر غور نہیں کرتی۔ یہ ایسی باتوں سے بہت آگے ہوتی ہے! یہ ایسی باتوں سے بہت بلند ہوتی ہے، کیونکہ یہ، ایسی تمام باتوں کی، بحث میں نہیں پڑتی ہے۔ ''ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔'' یہ کہنا اُن سے کہیں بڑھکر ہے جو پانچ حواس اسکے بارے میں کہیں گے۔ اب ہم شفائیہ عبادت کیلیئے تیار ہیں۔ دیکھیں؟ ''ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔'' آپ چھٹی حس کے وسیلے چل سکتے ہیں۔ آپ چھٹی حس کے وسیلے بول سکتے ہیں۔ آپ چھٹی حس کے وسیلے جی سکتے ہیں۔ آپ چھٹی حس کے وسیلے مر سکتے ہیں، اور آپ چھٹی حس کے وسیلے زندہ ہو سکتے ہیں۔ یہ سُپر سینس ہے، جو آپکے اندر ہے، یہ آپکو ایک فطری انسان سے مختلف بنا دیتی ہے۔

(66) فطری انسان کے پاس پانچ حواس ہوتے ہیں، اور انکا ہونا فائدہ مند ہے اگر انکو چھٹی حس کے تابع کر لیا جائے۔ اگر فطری ذہن، خُدا کا کلام پڑھکر، یہ کہتا ہے، ''یہ خُدا کا کلام ہے،'' اور یہ سچ فرما رہا ہے۔ لیکن اگر وہ پڑھتا ہے، اور کہتا ہے، ''یہ سارا خُدا کا کلام نہیں ہے۔'' یا- یا، ''اس میں سے کچھ ہے۔ ایک وقت تھا، جب یہ کلام تھا، لیکن اب نہیں ہے۔'' پھر اس وقت یہ چھٹی حس آتی ہے، اور کہتی ہے، ''وہ کل، آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔'' دیکھیں، یہی فرق ہے۔

(67) یہی وجہ ہے کہ بہت سارے لوگ شفا حاصل نہیں کر پاتے ہیں۔ کیونکہ وہ یہاں اپنی سمجھ کے تصورات کے ساتھ آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، ''اوہ، میں- میں یہ کرتا ہوں، یا میں اس پر ایمان رکھتا ہوں، اور وغیرہ وغیرہ۔''

(68) لیکن اگر یہ بات اُن سے اُنکی چھٹی حس کہے، تو پھر اُنکے ایمان سے کوئی اُنہیں ہٹا نہیں پائیگا۔ کیونکہ جب یہ چھٹی حس، انسان پر آتی ہے، تو وہ اسے اس قابل بناتی ہے کہ وہ ہر اُس بات کو رد کرے جو خُدا کے کلام کے خلاف ہے۔ ہر ایک علامت، ہر اُس علامت کو جو خُدا کے کلام کے وعدے کے خلاف ہوتی ہے، کیونکہ چھٹی حس کہتی ہے ایسا کچھ نہیں ہے، اور یہ نئے سِرے سے پیدا شدہ مسیحی کے ساتھ ہوتا ہے۔

(69) اور پہلی بات کیا ہوتی ہے آپکو پتہ ہے، کوئی کافر، یا بے ایمان، ایک مسیحی کے پاس جا کر،

کہتا ہے،''اب یہاں دیکھو، پاک رُوح جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔تم اسکے متعلق غلطی پر ہو۔اگر تم اس بات پر ایمان رکھتے ہو،تو تم پاگل ہو۔ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔''

تب وہ چھٹی حس حرکت میں آجاتی ہے۔

(70) ''میں بائبل میں سے ،آپکو دکھاتا ہوں ،کہاں آپ پاک رُوح حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔آپ دیکھیں، میں آپکو یہ بھی دکھا سکتا ہوں کہ شاگردوں نے پاک روح تو پایا،مگر۔مگر میں......''

(71) ''ٹھیک ہے،'' پھر آپ کہتے ہیں،''یہاں دیکھو،'' کیونکہ چھٹی حس آپکو بتادیگی، کہ آپ یہ کہیں،''کہ اُس نے کہا ہے، 'یہ وعدہ تم اور تمہاری نسل سے بھی ہے۔'''

(72) ''خیر، وہ کہے گا اس کا تعلق اُنکے بچوں سے تھا۔اسکا مطلب آپ نہیں ہیں۔ یہ آپ کیلئے نہیں ہے۔''

(73) لیکن چھٹی حس بہتر جانتی ہے۔ کیوں؟ کیونکہ وہ تو پہلے ہی آپکے اندر ہے۔اُس نے یہ بات بڑی دیر سے کہی ہے۔آپ تو پہلے ہی اسے حاصل کر چکے ہیں۔

(74) جولوگ، یہ کہتے ہیں،''پاک رُوح جیسی کوئی چیز نہیں،'' وہ نہیں جانتے وہ کس کے بارے میں بات کرر ہے ہیں۔

(75) یہ بات اُس لڑکے کی طرح ہے، جوایک بار،سیب چھیل کر کھا رہا تھا۔اور وہ ایک کافر کی، میٹنگ میں گھس گیا، جہاں بحث ہو رہی تھی۔ کافر نے کہا،''تو کیا چاہتا ہے؟ تُو یہاں کیا لینے آیا ہے؟''

(76) لڑے نے کہا،''میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں،'' جبکہ وہ سیب کھا رہا تھا اور اُسکا مزالے رہا تھا۔اور وہ سادہ سا لڑکا، ایک پاپی کے سامنے کھڑا ہوا تھا،اُسکے بال اُسکے چہرے پر پڑے رہے تھے،اور ایک دانت، سامنے سے باہر نکلا ہوا تھا،اور گندی سے جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔لڑکے نے کہا،''میں بس آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔''

(77) اُس کافر نے تھوڑی دیر پہلے کہا تھا،''کوئی خُدا نہیں ہے۔ یہ سب جزبات ہیں۔ یہ بیوقوفی ہے،بس یہی سب کچھ ہے۔''

(78) اور اُس لڑکے نے کہا،''جناب، دیکھیں میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ کیا

یہ سیب میٹھا ہے یا کھٹا؟''

اُس نے کہا،''میں یہ کیسے بتا سکتا ہوں؟ میں اسے نہیں کھا رہا۔''

لڑکے نے کہا،''یہی کچھ میں سوچ رہا تھا،'' اور وہ مُڑ کر واپس چلا گیا۔

(79) جب تک آپ نے خُداوند کے ساتھ چلنے کا ذائقہ ہی نہیں چکھا، آپ اُسے کیسے جان سکتے ہیں؟ جب تک آپ نے پاک رُوح حاصل نہیں کیا، تو آپ کیسے جان سکتے ہیں، کہ وہ حقیقی ہے یا وہ نہیں ہے؟ آپ کیسے جان سکتے ہیں کہ ایمان کی قوت کیا ہے؟ آپ کیسے جان سکتے ہیں کہ'' وہ جلال سے معمور اور ایسی خوشی ہے جو بیان سے باہر ہے،'' جبکہ آپ نے اُسے نہیں دیکھا، اور اُسکا ذائقہ ابھی تک نہیں چکھا؟ یہ چھٹی حس آپکو سچائی تک لے جاتی ہے۔ یہ چھٹی حس آپ پر ظاہر کرتی ہے۔

(80) آپکا علم اور قوت، کسی بھی طرح، آپکو وہاں پہنچا نہیں پائینگے۔ علمی قوت تو بحث کریگی، اور کہے گی،'' دیکھیں، یہ تو نفسیات ہے۔ یہ تو اسطرح ہے۔ اور یہ تو، لوگوں کے جذبات ہیں۔''

(81) لیکن جب چھٹی حس اندر آتی ہے، تو وہ ایسی ہر بات کا انکار کرتی ہے، اور ایک انسان کو سیدھا خُدا کی گود میں پہنچا دیتی ہے۔'' اسلئے خُدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیے کہ وہ موجود ہے، اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔'' ایمان کے وسیلے! ایمان ہی سے، ابرہام نے اُسے پایا! ایمان سے، اضحاق نے اُسے پایا! ایمان سے، یعقوب نے اُسے پایا! اور ایمان ہی سے، باقی سب نے اُسے پایا! یہ چھٹی حس کے وسیلے ہوا۔ چھٹی حس تمام علامات، تمام نشانات، اور ہر احساس، اور جذبات، اور ہر اُس بات کا انکار کرتی ہے جو خُدا کے کلام کے خلاف ہے۔

(82) کوئی کہہ سکتا ہے،'' اوہ، خیر، میں نے دُعا کروائی تھی، لیکن مجھے کوئی فرق نہیں پڑا۔''

(83) چھٹی حس اس بات کیلئے کھڑی نہیں ہوگی۔ چھٹی حس کہے گی،'' یہ جُھوٹ ہے۔ میں تو اچھا محسوس کر رہا ہوں۔ میں ٹھیک ہو رہا ہوں۔ پس یہ خُدا نے کہا ہے، اسلئے یہ طے ہے۔ آمین۔ خُدا نے یہ کہا ہے۔'' چھٹی حس بس خُدا کے کلام پر بھروسہ کرتی ہے۔

(84) یہ سُپر سینس ہے، یہ تمام حواس سے، اعلیٰ ہے۔ یہ عظیم حس ہے۔ یہ ایمان ہے۔ یہ وہ قوت ہے جو باقی سب کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔ آمین۔ یہ کوئی ایسی چیز ہے جو آپ سے وہ کام بھی کروالیتی ہے

جو آپ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے۔ یہ چھٹی حس ہے، یہی سُپر سینس ہے۔

(85) آپ دُعا کرواتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ اپنے ایک۔ایک سوکھے ہاتھ کیلئے، دُعا کروانے جاتے ہیں، اور آپ اس ایمان کے ساتھ وہاں جاتے ہیں کہ خُدا آپکو شفا دیگا۔ پاسٹر آپکے لئے دُعا کرتا ہے، اور آپ واپس چلے جاتے ہیں۔ پھر وہ پُرانہ انسان جو آپکے اندر ہے کہے گا، تیرے ہاتھ کو کوئی فرق نہیں پڑا۔ جیسا یہ پہلے تھا ویسا ہی اب ہے۔'' لیکن چھٹی حس آجاتی ہے، اور کہتی ہے، ''یہ جھُوٹ ہے۔ تمہارے لئے دُعا ہو چکی ہے۔ بس بات ختم ہوئی۔'' آمین۔

(86) اُس عورت کی طرح جو ایک بار ہماری عبادت میں آئی تھی۔ بلکہ وہ دو عورتیں تھی، جو ہماری میٹنگ میں آئیں تھی۔ وہ پلیٹ فارم کو پار کر کے آئیں۔ اُنہوں نے دلوں کے حال کھلتے دیکھے تھے۔ وہ عورتیں بہت۔بہت حیران تھیں۔ وہ دونوں حقیقی مسیحی تھیں۔ اُن میں سے ایک آگے آئی، اور اُسے بتایا گیا، ''آپ معدے کی وجہ سے دُکھ اُٹھا رہی ہیں۔''

اُسکے چہرے پر چمک آگئی۔ اور اُس نے کہا، ''یہ سچ ہے۔''

(87) اور پھر پاک رُوح نے میرے وسیلے، کہا، ''یہ ایک السر ہے۔ اور یہ اعصابی حالت کی وجہ سے ہوا ہے۔ کسی ڈاکٹر سے آپ نے معائنہ کروایا تھا۔ اور اُس نے کہا تھا یہ ایسے ٹھیک نہیں ہوسکتا ......دیکھیں، اوہ، آپکو اسکا آپرشن کروانا پڑیگا، اور اسے کاٹ کر باہر نکالنا پڑیگا۔''

عورت نے کہا، ''ہر لفظ سچ ہے۔''

(88) اور جب دیکھا گیا، کہ وہ ایک عظیم ایماندار ہے، پھر میں نے کہا، ''آپکا نام مس فلاں فلاں ہے۔ آپ فلاں فلاں شہر کے، فلاں فلاں مقام سے آئی ہیں۔''

عورت نے کہا، ''یہ سچ ہے۔''

(89) یہ کیا ہو رہا تھا؟ چھٹی حس کلام کو پکڑ رہی تھی۔ چھٹی حس اور پاک رُوح ایک ساتھ کھڑے ہوئے تھے۔ پاک رُوح بات کر رہا تھا، اور چھٹی حس کہہ رہی تھی ''آمین۔'' یہی بات ہے۔ کچھ نہ کچھ تو ہونا ہی تھا۔

(90) جب مارتھا دوڑ کر یسُوع کے پاس آئی، اور جب اُس نے کہا، ''خُداوند!'' تو پھر چھٹی حس

پرغور کریں۔ ''اگر تُو یہاں ہوتا، تو میرا بھائی نہ مرتا لیکن اب بھی میں جانتی ہوں، جو کچھ تُو خُدا سے مانگے گا، خُدا تجھے وہ دیگا۔'' یہی چھٹی حس ہے۔

(91) یسُوع نے اپنے آپکو کھنچا، اور کہا، ''قیامت اور زندگی میں ہوں۔ جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے، گو وہ مر بھی جائے، تو بھی وہ زندہ رہے گا۔ جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ نہیں مریگا۔ کیا تُو اس پر ایمان رکھتی ہے؟''

(92) بحث کرنے والی عقل، اب تُو کیا کریگی؟ یہاں ایک آدمی، مُردہ پڑا ہے، اور اُسکی لاش میں کیڑے پڑ چکے ہیں۔

(93) لیکن یسُوع نے یہ کہا تھا کہ وہ قیامت اور زندگی ہے۔ یہ خُدا کا کلام ہے۔ یہ چھٹی حس، اور یہ ڈاکٹروں کی سوچ سے بلند ہوتی ہے، اور سائنسی تحقیق کے خیالات سے اُوپر ہوتی ہے۔ ان سب کی پرواہ نہیں کرتی۔ بحث کی بالکل پرواہ نہیں کرتی، بلکہ اُسے نکال دیتی ہے۔ کیوں؟ کیونکہ یہ خُدا کے کلام کی گواہی دیتی ہے۔ ''میں ہوں۔ یہ نہیں کہ 'میں ہونگا، یا میں تھا' میں اب بھی موجود ہوں۔ قیامت اور زندگی میں ہوں،'' میں انسانی روپ میں کھڑا ہوں۔ ''جو کوئی مجھ پر ایمان رکھتا ہے، گو وہ مر بھی جائے تو بھی زندہ رہیگا۔ اور جو کوئی زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی نہ مریگا۔ کیا تُو اس پر ایمان رکھتی ہے؟''

(94) اُس نے کہا، ''ہاں، خُداوند،'' یہ چھٹی حس ہے، ''میں ایمان رکھتی ہو کہ تُو خُدا کا بیٹا ہے جو دُنیا میں آنے والا تھا۔''

''تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔'' اوہ، میرے خُدایا!

(95) وہ قبر پر گئے۔ دونوں، ساتھ ساتھ تھے، تو پھر کچھ ضرور ہونا تھا۔ وہ سُپر سینس، خُدا کے ساتھ کھڑی ہوگئی، تو پھر کچھ ضرور ہونا تھا۔ سُپر سینس وہ حس تھی، کہ خُدا وہاں تھا۔ وہ حس مارتھا کو یہ بتارہی تھی۔ اُس نے مسیحا کو پہچان لیا ہے۔ اور اُس نے اُسے دیکھ لیا ہے۔ اُسے جان لیا ہے۔ اور اُسے پہچان لیا ہے کہ آنے والا مسیحا یہی ہے۔ اُسے پتہ چل گیا تھا، کہ اگر وہ اپنے بھائی کا مسلّہ اُسکے آگے رکھ دے، تو وہ حل کر دیگا، بس وہ یہ چاہتی تھی کہ مسیحا کی طرف سے کوئی وعدہ مل جائے۔ بس وہ یہی کچھ

سُننا چاہ رہی تھی۔ جو یسُوع نے کہا تھا،''قیامت اور زندگی میں ہوں! جو کوئی مجھ پر ایمان رکھتا ہے، گو وہ مر بھی جائے،'' یہی سب کچھ مارتھا سُننا چاہتی تھی، اور یہی اُسکی تمنا تھی۔ کیونکہ، سُپر سینس، یا چھٹی حس، اُسکا ایمان تھا، جو حرکت کر رہا تھا، کہ اُسکا اقرار کرے اور اُس پر ایمان رکھے۔

(96) اس عورت کیلیئے، جب یہ منبر پر تھی، خُداوند یوں فرماتا ہے کہا گیا۔''گھر چلی جا اور کھانا کھا۔ یسُوع نے تجھے ٹھیک کر دیا ہے۔'' وہ گھر چلی گئی۔

(97) اُس رات، اُسکی ایک دوست تھی، جو اُسکے پڑوس میں رہتی تھی، اور اُسکا گھر تیسرا یا چوتھا تھا۔ اور اُسکی گردن پر ایک پھوڑا نکل آیا تھا۔ اور وہ وہاں آئی، اور وہ اس جوش سے بھری ہوئی تھی، کہ اُسکی پڑوسن السر سے ٹھیک ہوگئی ہے۔ یہ معاملہ سینکڑوں، بلکہ ہزاروں میں سے ایک تھا۔ لیکن اُسکی اپنی گردن پر وہ پھوڑا موجود تھا، اور وہ بھی میرے پاس آئی۔ میں نے کہا،''اسکے بارے میں کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ آپ کسی بات پر بہت خوش ہیں۔ آپ اسلیئے پُر جوش ہیں، کیونکہ آپکی پڑوسن آپ کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہے۔'' یہ پاک روح تھا!

(98) اُس نے سوچا،''دُنیا میں کوئی انسان یہ باتیں کیسے جان سکتا ہے؟ ضرور ہے کہ کوئی اُس پر یہ باتیں ظاہر کرے۔''

(99) پس اُسی وقت کہا گیا، اور یہ فرمایا گیا،''آپ اپنی گردن کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔''

''جی ہاں۔''

''کیا آپ ایمان رکھتی ہیں یہ ٹھیک ہو جائیگی؟''

''اُس نے کہا،''میں اپنے پورے دل سے،''ایمان رکھتی ہوں۔''

(100) میں نے کہا''خُداوند یوں فرماتا ہے۔ آپ اپنے گھر چلی جائیں آپ بالکل ٹھیک ہو جائینگی۔''

(101) فطری انسان اُسے دیکھ کر سوچ نہیں سکتا تھا کہ وہ ٹھیک ہو سکتی ہے۔ جس عورت کو السر تھا اُس نے گھر جا کر کھانا کھایا، تو، میرے خُدایا، وہ مرنے کے قریب پہنچ گئی۔ اوہ، وہ فطری انسان، وہ فطری حس ابھی بھی کہہ رہی تھی کہ السر وہاں موجود ہے۔

(102) پس ایک دو ہفتے بعد، وہ اپنے پڑوس میں گئی، اور اپنی کلیسیا کے لوگوں میں، گواہی دیتی رہی، ”کہ خُداوند نے مجھے شفا دے دی ہے۔“

اور لوگوں نے اُس سے کہا، ”کیا تم اب کھانا کھا رہی ہو؟“

(103) اُس نے کہا، ”نہیں، اُتنا تو نہیں کھا رہی جتنا میں کھانا چاہتی ہوں۔ لیکن،“ کہا، ”میں اُس کے مار کھانے سے شفا پا چکی ہوں۔“ اُسکی حالت کیسی تھی، اسکی پرواہ نہیں تھی، وہ شفا پا چکی تھی۔

(104) اور ایک دن، بچے سکول جا چکے تھے، اور اُسے بہت زیادہ بھوک لگ گئی۔ وہ اُس وقت، کھڑکی کے پاس کھڑی، برتن دھو رہی تھی۔ وہ ایک سال بعد، ایک اور عبادت میں بھی آئی تھی۔ لیکن اس وقت وہ برتن دھو رہی تھی، اور پھر، پہلی بات، اُس پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور وہ سوچنے لگی، ”یہ کیا ہے؟“ اور اُسے اس طرح لگا کہ وہ چلا اُٹھے گی۔“

(105) اور اُس کے شوہر نے، اُسے کہا تھا ”پیاری، تم اس شفا کے بارے میں بات چیت کرنا بند کر دو،“ کہا، ”کیونکہ“ حالانکہ اُسکا شوہر مسیحی تھا، کہا، ”اسطرح شفا کی بات کرنے سے تم اُسے بدنام کر رہی ہو۔“

(106) جب آپ اُسکے کلام کی گواہی دے رہے ہیں تو بدنامی کیسے ہو سکتی ہے؟ بدنامی تو تب ہو گی جب آپ اُسکے کلام کی گواہی نہ دیں۔

کہا، ”اگر تمہیں شفا مل گئی تھی، تو تمہیں شفایاب ہونا چاہیے تھا۔“

(107) عورت نے کہا، ”اُس شخص نے میری آنکھوں میں دیکھ کر، میری ساری باتیں، اور میری ساری حالت، اور باقی سب کچھ جو میں نے کیا تھا مجھے بتا دیا تھا، کہ میں کون ہوں، اور کہاں سے آئی ہوں۔ عورت نے کہا، ”مجھے عمارت میں داخل ہوئے ابھی پندرہ منٹ بھی نہ ہوئے تھے، اور وہ پلیٹ فارم پر آ گیا۔ دنیا میں کوئی انسان یہ باتیں کیسے جان سکتا ہے؟ جبکہ میں نے اُسے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور اُسی نے مجھے کہا تھا، 'خُداوند یوں فرماتا ہے۔ تم ٹھیک ہو گئی ہو۔'“ اور اُس عورت نے کہا، ”میں مرتے دم تک اس پر ایمان رکھوں گی۔“ عورت نے کہا، کچھ بھی ہو، میں اس پر ایمان رکھوں گی۔“ پس، اُس نے، اور اُسکی چھوٹی بہن، اور اُسکی دوست نے، خُدا کے ساتھ عہد کیا،

کہ وہ ہمیشہ اس بات پر ایمان رکھیں گی۔

(108) اُس صُبح ،اُس نے عجیب سا محسوس کیا۔اور، کچھ ہی منٹوں میں،اُسے بھوک لگ گئی۔پس بچوں نے تھوڑی سی جئی پلیٹ میں،اور ایک پیالی میں چھوڑ دی تھی؛اور کہا،جئی کے کھانے سے ہمیشہ اُس عورت کے پیٹ میں جلن ہونے لگ جاتی تھی۔اگر کسی کے پیٹ میں السر کا پھوڑا ہو،تو آپ اُسکی حالت سمجھ سکتے ہیں۔پس وہ اُس پلیٹ کے پاس پہنچی اور اُس جئی کے کچھ ٹکڑے کھا لئے۔''اوہ، میرے خُدایا؛''اُس نے کہا،''اُس نے سوچا،''کہ اُسے اسکا خمیازہ بھگتنا پڑیگا،لیکن اُس نے سوچا،ایک دن تو میں ٹھیک ہو ہی جاونگی۔''لیکن اتنا کھانے کے بعد اُسے پھر بھی بھُوک لگی رہی تھی، پس اُس نے پوری پلیٹ ہی صاف کر دی۔اُس نے کچھ دیر انتظار کیا،کہ دیکھے اب کیا ہوتا ہے۔لیکن کچھ بھی نہ ہوا؛ بلکہ محسوس کیا،کہ ابھی تک بھُوکی ہے۔اُس نے اپنے لئے کچھ انڈے تلے،اور ایک کپ کوفی بھی بنالی،اور کچھ ٹوسٹ بھی کھائے،اور اُس نے پورا جشن منایا۔جو کچھ وہ کھا سکتی تھی اُس نے کھایا۔اور اسکے بعد وہ آگے بڑھی،برتن صاف کرنے میں لگ گئی۔آدھے گھنٹے بعد،اُسے پھر بھوک لگ گئی۔اور بیماری اُس سے دُور جا چکی تھی۔

(109) اُس نے اپنی ٹوپی پہنی،اور نچلی گلی میں،اپنی پڑوسن کے گھر پہنچ گئی۔اور جب وہ وہاں پہنچی،تو ایسا شور سُنا،کہ اُسکے گھر میں کسی کی میت ہوگئی ہے۔وہ چیخ، چلا رہے تھے،اور گھر میں چاروں طرف گھوم رہے تھے۔اُس صُبح ،وہ عورت تھوڑی دیر سے اُٹھی تھی،اور جب اُس نے اپنے گلے کے اُس پھوڑے کو دیکھنا چاہا،تو وہ رات بھر میں وہاں سے غائب ہو چکا تھا۔یہ کیا تھا؟خُدا کا کام۔

(110) کیڈل ٹیبر نیکل میں،جب ہم عبادت کر رہے تھے۔تب وہاں وہ لنگڑا لڑکا لایا گیا،جسکے لئے دُعا کی گئی تھی۔آپ میں سے بہت سے لوگوں نے وہاں اُسے دیکھا تھا۔وہ اُسے پیچھے ایمر جنسی روم میں لے آئے تھے۔اور بلی مجھے وہاں لیکر گیا تھا۔وہ اُسے تین یا چار راتوں تک،اُس عمارت میں...... پلیٹ فارم پر لاتے رہے۔اُنہیں دعائیہ کارڈ نہیں ملا تھا،اسلئے اُنہوں نے اُسے ایمر جنسی روم میں رکھا ہوا تھا۔میں وہاں گیا اور اُس کیلئے دُعا کی۔اور اُسکی طرف دیکھا۔اُس نے کہا،''مسٹر برنہم،کیا آپ مجھے کچھ تسلی دے سکتے ہیں؟''

میں نے کہا،''جی، ہاں، میرے، بیٹے۔آپ پولیو کی وجہ سے اس حالت میں پہنچے ہیں۔''

اُس نے کہا،''یہ سچ ہے۔''

(111) میں نے کہا،''تمہارا نام فلاں فلاں ہے۔تم فلاں فلاں مقام سے آئے ہو۔''

''یہ درست ہے،'' اُس نے کہا۔ پھر اُس نے پوچھا''میری شفا کے بارے میں کیا خیال ہے؟''

میں نے کہا،''اُسکے کوڑے کھانے سے تمہیں شفا مل چکی ہے۔''

(112) وہ گھر چلا گیا، اور خُدا کی تعریف کرتا، اور گواہی دیتا رہا۔ اور اپنے پڑوس میں شفا کا دعویٰ کرتا رہا، جسکی وجہ سے اُسکے پڑوسی اُسے بے عزت کرتے رہے کیونکہ وہ ٹھیک نہیں ہوا تھا، اور ایسا ہوا کہ ایک اتوار خادموں کا ایک گروہ اُسکے پاس آکر بیٹھ گیا، اور کہا،''تمہیں اس قسم کی گواہی بند کر دینی چاہیے۔تم اس وجہ سے اُسے بدنام کر رہے ہو۔''

(113) اور اُس جوان نے جو وہاں بیٹھا تھا، کہا،'' جناب، جو حالت میری ہے اگر آپ کی ہوتی، اور اگر آپ اس کرسی پر بیٹھے ہوتے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں، تو آپ مجھے کبھی بھی اس آخری اُمید سے جو مسیح میں ہے، جُدا نہ کرتے۔'' کہا،''اُسکے مار کھانے سے مجھے شفا مل چکی ہے۔'' اور جب وہ وہاں بیٹھا ہوا...... یہ کہہ رہا تھا، تو اُسکے پاؤں، ہاتھ، کمر اور بدن مفلوج تھا۔ اور ابھی اُسکے الفاظ ختم بھی نہ ہوئے تھے، اور وہ اُس کرسی سے، خُدا کی تعریف کرتے ہوئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

(114) کیا ہوا؟ اُس کے فطری حواس نے یہی کہاں تھا وہ ایسے ہی بیٹھا رہے گا؛ اور ڈاکٹر نے بھی یہی کہا تھا جب تک وہ زندہ رہیگا، وہ ایسے ہی رہیگا۔لیکن اُسکی چھٹی حس نے کہا،''اُسکے مار کھانے سے میں نے شفا پائی ہے۔'' اور اُس نے اُن باتوں کی پرواہ نہ کی...... بلکہ ہر اُس بات کو باہر نکال دیا جو خُدا کے کلام کے خلاف تھی۔اسی کام کیلئے چھٹی حس دی گئی ہے۔

(115) بزرگ جون رائن، نہ کہ R-y-a-n ہے، بلکہ R-h-y-n ہے۔فورٹ وین میں یہ ایک اندھا بھکاری تھا، جب ہم وہاں گئے تھے تو اُس عبادت میں اسکے لئے بھی دُعا کی گئی تھی۔ یہ بات اُس رات کی ہے جب بنا بجائے پیانو پر یہ گیت بجنے لگا تھا،''وہ عظیم سرجن یہاں موجود ہے۔'' اور جب یہ شخص اندھا تھا، تو یہ، کیتھولک ایمان کا ماننے والا تھا۔ اور جب یہ– یہ قطار میں آیا، تو میں نے

اسے دیکھا۔اور میں نے کہا،''تمہارا نام فلاں فلاں،یعنی جون رائن ہے۔''

''جی ہاں۔''

''تم کئی برسوں سے،اندھے ہو۔اور فلاں چوک پر بھیک مانگتے ہوں۔''

''جی ہاں۔یہ سچ ہے۔''

''تم کیتھولک ایمان،رکھتے ہو۔''

''یہ بات بھی سچ ہے۔''

(116) میں نے کہا،''خُداوندیوں فرماتا ہے۔تم اپنی شفا حاصل کرو۔''

کہا،''آپکا شکریہ،جناب۔''

میں نے کہا،''خُداوند کا شکریہ ادا کرو۔''

اُس نے کہا،''لیکن میں دیکھ نہیں سکتا ہوں۔''

میں نے کہا،''اس سے کوئی لین دین نہیں ہے۔تمہیں شفا مل چکی ہے۔''اور اُس نے کہا......

(117) لوگوں نے،اُسے سہارا دیا۔اور وہ پلیٹ فارم سے نیچے چلا گیا۔فطری انسان اُس شفا کو دیکھ نہیں سکے تھے۔لوگوں نے کوئی بھی ایسا نشان نہ دیکھا،کہ شفا ہوئی ہے۔''خیر،''لوگوں نے کہا،''یہ تو ویسا ہی اندھا ہے جیسا پہلے تھا۔''

(118) پس اُس کے دو دوست ایک بار پھر اُسے پکڑ کر دُعائیہ قطار میں لے آئے،اور اُس میں سے گزارا۔ہاوڈ نے اُسے آنے دیا۔جب وہ دوبارہ میرے سامنے آیا،تو اُس نے کہا،''جناب،آپ نے کہا تھا ٹھیک ہو گیا ہوں۔''میں نے کہا،''تم نے کہا تھا میں تمہاری بات پر ایمان رکھتا ہوں۔''

(119) اُس نے کہا،''میں اب بھی آپکی بات پر ایمان رکھتا ہوں۔کوئی سبب نہیں ہے کہ میں آپکا یقین نہ کروں۔''کہا،''آپ نے تو میری زندگی کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے۔''اور اُس نے کہا،''میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا ہے کہ میں کیا کروں۔''کہا،''میں نے یہاں ایک عورت کی گواہی سُنی ہے۔اور اُسے گلہڑ تھا،جو کچھ ہی منٹوں میں،غائب ہو گیا تھا۔''

(120) میں نے کہا،''اگر،تم میرا یقین کر رہے ہو،تو پھر مجھ سے یہ سوال کیوں کر رہے ہو؟ میں

تمہیں خُدا کا کلام بتا رہا ہوں۔''

(121) اُس نے کہا، ''جناب، مجھے کیا کرنا چاہیے؟''میں جانتا تھا کہ وہ کیتھولک ہے، اور اُسکے پاس کچھ فطری ہونا چاہیے تا کہ وہ اپنے ایمان کو تھامے رکھے، میں نے کہا،''بس یہ گواہی دیتے رہو، 'اُس کے مار کھانے سے میں نے شفا پائی ہے،' اور اُسکی تعریف کرتے رہو۔''

(122) وہ بزرگ شخص، دو، یا تین ہفتے، اُسی چوک میں کھڑا ہو کر اخبار بیچتا رہا۔ اور وہ زور زور سے چلا کر کہتا رہا،''ایکسٹرے! ایکسٹرے! خُداوند کی تعریف ہو! میں شفایاب ہو چکا ہوں! ایکسٹرے ایکسٹرے! خداوند کی تعریف ہو! مجھے شفا مل گئی ہے!''

(123) دوسری رات جب وہ عبادت میں آیا، تو مجھے، اُسکی وجہ سے کلام سُنانے میں مشکل ہو رہی تھی۔ کیونکہ وہ بیچ بیچ میں کھڑا ہو کر چلانے لگ جاتا تھا،''ہر ایک خاموش ہو جائے! خُداوند کی تعریف، اُس نے مجھے شفا دے دی ہے! خُداوند کی تعریف، اُس نے مجھے شفا دے دی ہے!'' کیتھولک ہوتے ہوئے، وہ نہیں جانتا تھا کہ ایمان کو کیسے تھامے رکھے، لیکن وہ جانتا تھا اگر وہ لگا تار یہی کہتا رہے، یہی کہتا رہے، اور جاری رکھے، تو چھٹی حس کام کرنا شروع کر دیگی۔ یہ بات سچ ہے۔''خُداوند کی تعریف ہو۔ اُس نے مجھے ٹھیک کر دیا ہے!''

(124) وہ کونے میں کھڑا ہو گیا، اور چلاتا رہا،''خُداوند کی تعریف ہو، اُس نے مجھے شفا دی ہے! ایکسٹرے! خُداوند کی تعریف، اُس نے مجھے شفا دی ہے!''

(125) جب وہ سڑک پر جاتا تھا۔ اور کوئی اُس سے، پوچھتا تھا،''جون، تم کیسے ہو؟''

(126)''خُداوند کی تعریف ہو، اُس نے مجھے شفا دی ہے! ٹھیک ہوں۔'' اور لوگ اُس پر ہنستے تھے، اور اُسکا مذاق اُڑاتے تھے۔

(127) اور ایک اخبار بیچنے والے لڑکے نے نائی کی دوکان تک جانے میں اُسکی مدد کی، تا کہ اپنی داڑھی بنوائے، اور یہ بات عبادت کے دو یا تین ہفتے بعد کی ہے۔ اور نائی نے اُسے کرسی پر بٹھایا، اور اُسکے چہرے پر صابن لگایا۔ اور اُس نے کہا،''جون،'' نائی نے کہا، ......''میرا خیال ہے......'' بڑی چالاکی سے اُس نے پوچھا، اور کہا،''میرا خیال ہے تم اُس دن کسی الٰہی شفا دینے والے کی عبادت میں

گئیے تھے......'' [ٹیپ پر خالی جگہ ہے-ایڈیٹر-] ''یہاں کہیں۔''

اُس نے کہا، ''ہاں، میں گیا تھا۔''

(128) نائی نے کہا، ''مجھے پتہ چلا ہے کہ تم شفا پا چکے ہو،'' وہ اُسکا مذاق اُڑا رہا تھا۔

(129) اور اُس بزرگ آدمی نے کہا، ''ہاں۔ خُداوند کی تعریف ہو! اُس نے مجھے شفا دی ہے!'' اور اُسی گھڑی اُسکی آنکھیں کھل گئیں۔ اور وہ فوراً نائی کی کرسی سے، اچھل کر باہر بھاگ گیا، اور اُسکی گردن میں نائی کا تولیہ لپٹا ہوا تھا۔ نائی ہاتھ میں استرہ لئے ہوئے، اُسے پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا، اور وہ آگے پیچھے سڑکوں پر دوڑ رہے تھے۔ کیوں؟ کیونکہ خُدا نے اپنا کام کر دیا تھا۔

(130) آپ سب لوگ، اُس لٹل جورجی کاٹر کو جانتے ہیں جو وہاں پڑی ہوئی تھی۔ آپ میں سے کچھ لوگوں کو پتہ ہے۔ نو سال اور آٹھ مہینے سے بیمار تھی، اور اُسکے لئے کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا سوا اسکے کہ اُسکے بستر کی چادر بدلتے رہیں، کیونکہ اُسکے گُردے ختم ہو چکے تھے۔ اور اُسکا وزن بس پینتیس پونڈ رہ گیا تھا۔ وہ مِل ٹاون، انڈیانا میں بیمار پڑی ہوئی تھی۔

اور اُسکے گھر والے کسی چرچ سے تعلق رکھتے تھے...... جب میں وہاں مِل ٹاون بپٹسٹ چرچ میں عبادت کروانے اور بیماروں کیلئیے دُعا کرنے پہنچا، تو چرچ سے کہا گیا، ''اگر ہمارے چرچ کا کوئی بھی ممبر اُس جنونی کی عبادت میں گیا، تو ہم اُسے چرچ سے نکال دینگے۔'' اور دیکھیں اُس لڑکی کا باپ وہاں ڈیکن تھا۔

(131) لیکن اُس لڑکی کے پاس میری ایک چھوٹی سی کتاب تھی، جسکا نام ہے، یسُوع مسیح کل، اور آج، بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ ایک دوپہر، بھائی ہول مجھے بیمار لڑکی کے پاس لیکر گئے تھے۔ اُس کی ماں گھر سے باہر چلی گئی، وہ میرے ساتھ کوئی تعلق رکھنا نہیں چاہتی تھی۔ میں گھر میں گیا اور اُسکے لئے دُعا کی۔ اُس نے پوچھا، ''خیر، اُس لڑکی نیل کا کیا ہوا ہے؟'' وہ اُس رویا کے بارے میں جانتی تھی۔

(132) میں نے کہا، ''بہن، وہ رویا میں تھی۔ میں تو بس دُعا کر سکتا ہوں۔ تمہارے پاس ایمان ہے۔'' اُس بچاری کو ایمان کے بارے میں سکھایا گیا تھا۔

(133) اسکے بعد ایک مرتبہ، میں وہاں کھڑا، بپتسمہ دے رہا تھا۔ اور وہ، وہاں پڑی چلا رہی

تھی۔ کیونکہ، اُس نے وعدہ کیا تھا، اگر خُدا اُسے ٹھیک کر دے تو وہ دوبارہ، یسُوع مسیح کے نام میں بپتسمہ لے گی۔

(134) اور بیماری، کی وجہ سے، اُسکی ٹانگیں جھاڑو کے تنکے کی طرح ہو گئی تھیں۔ وہ اُسے بیڈ پین پر بھی بٹھا نہیں سکتے تھے۔ اُس کی ماں، جو ابھی جوان ہی تھی، اور وہاں بیٹھی، اپنی بیٹی کو انچ در انچ مرتی ہوئی، دیکھ کر ٹوٹ چکی تھی، اور اُسکے بال سفید اور چہرہ پیلا ہو گیا تھا۔ اُس بچی کو ٹی بی تھی، جو پورے بدن میں پھیل چکی تھی۔ میرا خیال ہے، لوگوں نے اندازے سے، اُسکا وزن سنتیس پونڈ بتایا تھا۔ وہ اتنی کمزور تھی کہ اُسکو اُٹھا کر اُسکے نیچے بیڈ پین رکھنا بھی مشکل تھا۔ بلکہ اُسکی جگہ ربر کی، شیٹ کا استعمال کیا جا رہا تھا۔ اسی حالت میں نو سال اور آٹھ ماہ بیت چکے تھے، یہاں تک کہ وہ اپنی گردن اُٹھا کر، کھڑکی میں سے کسی درخت کو بھی دیکھ نہیں سکتی تھی۔

(135) ایک دن، میں وہاں پہاڑوں کے اوپر، جورج رائٹ کے، گھر میں کھڑا ہوا تھا، اور پاک روح نے مجھ سے کہا، ''اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاؤ۔'' اور میں نے دیکھا، اور وہاں ڈوگ وڈ پیڑ کے ساتھ، ایک روشنی چمک رہی تھی۔ اور کہا گیا، ''رائٹ کے راستے سے جاؤ......'' یا، ''کارٹر کے راستے سے جاؤ۔''

(136) جب میں وہاں پہنچا، تو اُسکی ماں کو خُداوند یسُوع نے ایک نشان دیا تھا کہ میں وہاں آ رہا ہوں۔ میں اندر وہاں اُس بیمار لڑکی کے بستر کے پاس پہنچا، وہ اتنی کمزور تھی کہ تھوک دان بھی نہیں اُٹھا سکتی تھی۔ اُسکی ماں نے اُسے تھامے ہوا تھا، ''اف،'' ٹی بی کی وجہ سے، وہ اُس تھوک دان میں بڑی مشکل سے تھوک پا رہی تھی۔ میں نے کہا، ''بہن جورجی۔ یسُوع مسیح جو خُدا کا بیٹا ہے، مجھے جنگل میں ملا تھا، اور آدھا گھنٹہ پہلے اُس نے مجھے یہاں آنے کو کہا تھا، تا کہ میں تم پر اپنے ہاتھ رکھوں۔ خُداوند یوں فرماتا ہے۔ تم اپنے قدموں پر کھڑی ہو جاؤ۔''

(137) اور چھٹی حس نے کام کر دیا۔ ایک قوت نے اُس لڑکی کو چھوا۔ پچھلے تین برسوں میں ...... بلکہ نو برس اور ــ اور آٹھ مہینے بیت چکے تھے کہ وہ اپنے قدموں پر کھڑی نہیں ہوئی تھی۔ اور وہ کُود کر اپنے قدموں پر کھڑی ہو گئی۔ اور باہر صحن میں چلی گئی، اور پودوں اور گھاس، اور ہر چیز کو مبارک باد

دینے لگی، اور وہ جا کر پیانو پر بیٹھ گئی، اور گیت بجانا شروع کر دیا، ''ایک چشمہ لہو سے بھرا ہے، جو عمانوایل کی نسوں سے بہتا ہے۔''

کیوں؟ کیونکہ سب شکوک نکال دیئے گئے تھے......

(138) وہ یہ نہیں کر سکتی تھی۔ پھر یہ قوت اُس میں کہاں سے آئی۔ مجھے نہیں معلوم۔ اور میں کبھی بھی یہ جان نہیں پاونگا۔ بس یہ خُدا کی قوت تھی جس نے اُسے اُٹھا کھڑا کیا۔ اُسکی ٹانگیں جوڑوں سے، بہت کمزور تھیں؛ اور اتنی پتلی تھیں، جیسے جھاڑو کے تنکے۔ یہ بات بارہ سال، یا چودہ سال پُرانی ہے، اور آج وہ مکمل طور پر مضبوط اور صحت مند ہے، اور خُداوند یسُوع کے ساتھ چل رہی ہے۔

(139) یہ کیا تھا؟ پہلی مرتبہ، جب اُسکے لئے دُعا کی گئی تھی تو لگتا تھا کچھ نہیں ہوا، اور دلائل کہتے تھے کہ کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ لیکن، بھائی، اُس نے کلام پر بھروسہ رکھا۔ اگر خُدا نے اُس اپاہج لڑکی، نیل گرل کو، سالم میں، جو کہ مفلوج اور اپاہج تھی، اور اُسکے بازو نیچے اسطرح لٹک رہے تھے، اُسے شفا دے سکتا ہے، تو وہ، اسے بھی شفا دے سکتا ہے۔ اُس نے اسکا یقین کیا۔

(140) بھائی ہول، وہاں پڑی، کینسر سے مرتی ہوئی لڑکی کے پاس مجھے لیکر گیا تھا۔ وہی مجھے یہاں لیکر آیا تھا۔ اُسکے ڈاکٹر نے، مِل ٹاؤن سے، اُسے نیوالبانی میں ڈاکٹر کے پاس، بھیج دیا تھا، وہاں وہ سینٹ ایڈوڈ ہسپتال میں بھرتی تھا۔ میں بھول گیا ہوں......اُسی کے ہاں میرے بچوں کی پیدائش بھی ہوئی تھی؛ وہ اچھا انسان، اور اچھا ڈاکٹر ہے۔ اُس نے اُس کا معائنہ کیا۔ اور کہا، ''کینسر ہے۔'' اُس نے مِل ٹاؤن میں، ڈاکٹر برون سے، کہا، ''وہ مرنے والا ہے۔''

ڈاکٹر برون نے کہا، ''میرا بھی یہی خیال تھا۔''

(141) اُس بھائی کو، اُسکی بہن کے گھر رکھا گیا، جو کہ۔ کہ مسٹر کوپ کے رشتے دار تھے، اور وہ اُس شہر میں جج تھا۔ اور جب وہ وہاں پہنچا، تو کہا گیا، ''مرنے تک اب اسے یہیں رکھا جائے۔''

(142) اور اُنہوں نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں وہاں پہنچوں۔ اور میں اپنی بیوی کے ساتھ، ہر روز، وہاں، جانے لگا۔ ہم بھائی ہول کیلئے دُعا کرتے رہے۔ میں اُس سے پیار کرتا تھا۔ وہ اُن میں سے ایک ہے جنہیں میں مسیح کے پاس لایا تھا۔ اور وہ دن بہ دن کمزور ہوتا گیا، اور اب وہ اپنے ہاتھوں کو

بھی نہیں ہلا سکتا تھا۔

مسز ہول نے کہا، ''بلی، کیا تم کچھ کر سکتے ہو؟''

(143) میں نے کہا، ''بہن ہول، میرے بس میں کچھ نہیں ہے جو میں کر سکوں۔ کیونکہ اس بارے میں خُداوند نے ابھی تک مجھ سے ایک لفظ بھی نہیں کہا ہے۔ ہمیں......'' بلکہ میں نے کہا، ''میں اسے اپنے ڈاکٹر کو دکھانا چاہونگا۔''

کہا، تمہارا ڈاکٹر کون ہے؟''

میں نے کہا، ''ڈاکٹر سیم اڈیر۔''

(144) اور میں نے سیم کو بلایا۔ سیم نے کہا، ''میں بس یہ کر سکتا ہوں، بلی، کہ اسے لوئس ویل، ایکسرے اور باقی معائنہ کیلئے بھیج دوں۔'' اور کہا، ''میں پھر تمہیں اپنی رپورٹ دے دونگا۔'' اُنہوں نے اُسے، ایمبولینس میں ڈالا، اور وہاں چھوڑ کر واپس آ گئے۔

(145) سیم نے مجھے فون کیا، اور کہا، ''بلی، اسکے لیور میں کینسر ہے۔ اور ہم اسے زندہ رکھنے کیلئے، اسکا لیور کاٹ کر باہر نہیں نکال سکتے ہیں۔'' اُس نے کہا، ''وہ ایک مناد ہے، اور اُسے اب بتا دینا ہی مناسب ہے۔ اسلئے آپ اُسے بتا دیں کہ اُسکے مرنے کا وقت آ گیا ہے۔''

(146) میں نے کہا، ''سیم، وہ تو جانے کیلئے تیار ہے۔ لیکن، بات یہ ہے کہ میں اُسے اسطرح جاتے ہوئے، دیکھ کر اچھا محسوس نہیں کر رہا۔ کیونکہ وہ میرا بھائی ہے، اور میں اُس سے پیار کرتا ہوں۔''

اور میں نے سوچا، ''اے خُدا، اب میرے لئے کچھ کر۔''

(147) اُس دن، میں نے گلہریوں کے شکار کا پروگرام بنایا تھا۔ دن نکلنے سے پہلے، میں نے وہاں دیکھا، تو کوئی بھی صحن میں نہیں تھا۔ میں نے اپنی رائفل لی اور گھر سے باہر نکل گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ باہر کی دیوار پر ایک پُرانہ داغ دار سیب پڑا ہوا تھا۔ میں نے سوچا، ''میڈا نے اسے کیوں دیوار پر رکھ دیا ہے؟'' میں نے دیکھا، تو ایک کے بعد ایک اور ایک کے بعد ایک اور ایک کے بعد ایک، وہاں چھ سیب لٹک رہے تھے۔ میں نے اپنی ٹوپی اتاری اور زمین پر، اپنے گھٹنوں کے بل ہو گیا۔ اور پھر میں نے اوپر دیکھا، تو ایک پیارا سا بڑا سیب آسمان سے اترا اور باقی سیبوں کو کھا گیا۔ میں نے، وہاں اُسی

نور کو کھڑے ہوئے دیکھا، وہی نور (جو میری تصویر کے اوپر کھڑا ہوا ہے)اور اُس نور نے ، چکر کاٹا۔اور کہا،''اپنے قدموں پر کھڑے ہو جاؤ۔جاؤ،اور مسٹر ہول سے کہو،خُداوندیوں فرماتا ہے،وہ نہیں مریگا، بلکہ زندہ رہے گا۔''

(148) میں نے جا کر اُسے بتا دیا۔لیکن اُسے کوئی فرق نہ پڑا،تو بھی اُس نے اس پر ایمان رکھا۔اُس نے کلام کو تھام لیا۔ایسا لگ رہا تھا،کہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ایک دن گزر گیا،کچھ نہ ہوا۔دوسرا دن گزر گیا،کوئی فرق نہ پڑا۔تقریباً تیسرے دن،وہ ٹھیک ہو گیا۔اوراب وہ یہاں موجود ہے،اور کئی سال گزر جانے کے بعد،آج بھی زندہ ہے۔

(149) دھیان دیں،اگر میں غلطی پر نہیں ہوں،تو یہاں،مسز ویور موجود تھی،مجھے یاد ہے جب مورجی مورگن کی شفا کے بعد،اُسکی بیٹی میرے پاس آئی تھی،میں اُسکے گھر گیا تھا،اور وہ عورت کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی،اور کچھ ہی گھنٹوں میں وہ مرنے والی تھی۔اُسکا خاندان،اُسے ایک یا دو،انجکشن ہی دے پاتا تھا،اور بس یہی کچھ تھا۔اُنہوں نے اُسکا زنانہ آپریشن کرنا تھا،کیونکہ کینسر اُسکی ریڑھ کی ہڈی میں پھیل چکا تھا۔اور جب اُنہوں نے آپریشن کیا تو کینسر اور پھیل گیا۔اب اُس عورت کیلئے کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔میں اُس سے شفا کے بارے میں بات چیت کرنا چاہتا تھا۔

(150) لیکن اُس عورت نے کہا،''جناب،آپ خُداوند خُدا کے ایک خادم ہیں،اور میں اس لائق نہیں ہوں کہ آپ میرے گھر میں آئیں۔''وہ اپنے آپکو اس قابل نہیں سمجھ رہی تھی،کہ کوئی خادم اُسکے گھر آئے۔اُس نے کہا،''میں نے ایسی زندگی گزاری ہے۔میں ڈانس کرتی تھی۔اور وہ سب کچھ کیا ہے جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا۔میں گندی زبان استعمال کرتی رہی ہوں،اور وغیرہ وغیرہ۔''اُس نے مجھے اپنے گناہ بتائے۔اور اُس نے کہا،''میں اس لائق نہیں ہوں۔''

(151) میں نے دیکھا کہ وہ ٹھیک لائن پر جا رہی تھی۔اُسے مسیح کو قبول کرنا ضرور تھا،تا کہ اُسکی چھٹی حس،یعنی سُپر سینس کام کرنا شروع کرے۔

(152) ہم گھٹنوں کے بل ہو گئے۔میں نے،اُسے بتایا،''چاہے تمہارے گناہ قرمزی کیوں نہ ہوں۔''اُس نے اپنی زندگی خُداوند یسوع مسیح کو دے دی۔اور جب اُس نے ایسا کیا،تو کہا،''اوہ،

اوہ، میں بہت فرق محسوس کر رہی ہوں۔ مجھے کچھ ہو گیا ہے۔ مجھے کچھ ہو گیا ہے۔ میں آپ سب سے ہاتھ ملانا چاہتی ہوں۔''

(153) بس پھر میں نے باہر کی جانب دیکھا اور رویا میں اُسے دیکھا، کہ وہ گھر کی پچھلی جانب ایک مرغیوں کے دڑبے کی طرف جا رہی ہے۔ میں نے کہا،'' مسز ویور، خُداوند خُدا یوں فرماتا ہے، کہ آپ اُٹھ کر اُس مرغیوں کے دڑبے کی طرف جائیں گی، اور زندہ رہیں گی۔''

(154) وہ اُس حالت میں اُٹھ کر کہیں بھی نہیں جا سکتی تھی؛ کینسر نے اُسے پوری طرح کھا لیا تھا۔ ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق وہ اُٹھ نہیں سکتی تھی؛ کیونکہ وہ مرنے والی تھی۔ اور میرا خیال ہے، اب اس واقع کو، چودہ، یا پندرہ سال بیت چکے ہیں، کیا ایسا ہے مسز ویور؟ [مسز ویور کہتی ہے،'' چودہ سال۔''-ایڈیٹر۔] چودہ سال ہو چکے ہیں۔ جب وہ بیمار تھی اور لڑکھڑاتی ہوئی اس ٹیبرنیکل میں آئی تھی، اور اُس وقت ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کبھی ٹھیک ہو پائیگی، اُس نے اپنی اُن سوکھی ہڈیوں کے ساتھ، خُدا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ یسُوع نام میں بپتسمہ لے گی۔ ہم نے اُس وقت اُسے وہیل چیر سے اُٹھایا، اور کرسی، ہٹا دی، اور اُسے تالاب میں یسُوع نام میں بپتسمہ دیا۔ اور آج رات، وہ یہاں موجود ہے۔ اگر آپکو، اچھی صحت کا نمونہ دیکھنا ہے تو اُسکی طرف دیکھیں۔ ایسا کیوں ہوا؟ کیونکہ سارے دلائل اور سائنسی ریسرچ، اور باقی سب کچھ دور کر دیا گیا تھا، کیونکہ چھٹی حس نے اپنا کام کر دکھایا تھا۔ یہی بات ہے۔

(155) دیکھیں، میں یہ بات، پھر ایک منٹ میں، کہنا چاہتا ہوں۔ ایک بار، یسُوع ایک درخت کے پاس سے گزرا، اور وہ انجیر کا درخت تھا۔ اور اُس نے اُس انجیر کے درخت کو دیکھا۔ اب، مہربانی سے، اس بات کو نظر انداز مت کریں۔ اُس نے اُس انجیر کے درخت کو دیکھا، اور اُس میں کوئی انجیر نہیں تھا۔ اور اُس نے کہا...... بلکہ اُس نے اُس پر لعنت کی، اور کہا،'' کوئی شخص تجھ سے انجیر نہیں کھائیگا۔''

(156) شاگردوں نے چاروں طرف سے دیکھا؛ اور وہ درخت ٹھیک ٹھاک کھڑا تھا۔ اُسکو کوئی فرق نہیں پڑا تھا، وہ ٹھیک نظر آ رہا تھا۔ خُدا نے ایسا نہیں کیا کہ زمین پھٹتی اور اُسے نگل جاتی۔ خُدا نے

آسمان سے کوئی بجلی بھی نہیں گرائی تھی کہ اُسے جلا کر راکھ کر دیتی۔ وہ ایسا کر سکتا تھا۔ یقیناً، وہ ایسا کر سکتا تھا۔ لیکن اُس نے ایسا کچھ بھی نہ کیا۔

(157) آخر کیا ہوا تھا؟ درخت پر لعنت کی گئی تھی۔ خُدا کا ایمان اُس درخت کی زندگی کے خلاف اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔ وہاں کچھ ایسا نہیں ہوا تھا کہ آنکھوں سے دیکھا جا سکتا۔ لیکن بہت نیچے زمین میں، اُس درخت کی جڑوں میں، موت جا کر بیٹھ گئی تھی۔ کیونکہ اُس پر لعنت ہو چکی تھی۔ چھٹی حس اُسکے خلاف اُٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اُسے مرنا ہی تھا۔ اور جڑوں سے، اُس نے سوکھنا شروع کر دیا۔

(158) اور کینسر کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا تھا۔ اور کسی گلٹی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ ہر ایک بیماری کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے، جب خُداوند خُدا کی قوت والی چھٹی حس انکے خلاف اُٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ اور کہتی ہے، ''شیطان، یہاں سے نکل جا۔'' ہوسکتا ہے دیکھنے میں آپکو کوئی فرق دکھائی نہ دے اور ہوسکتا ہے حالت ویسی ہی لگے، لیکن ایمان ٹھیک وہیں کھڑا کام کرتا ہے۔ بیماری پر لعنت ہو چکی ہے۔ چھٹی حس، یا سُپر سینس اس بات کی پروا نہیں کریگی۔ آپ کیا محسوس کرتے ہیں، کیسے لگتے ہیں یا کیسا عمل کرتے ہیں، وہ ان باتوں پر دھیان نہیں دیگی۔ اُسکو ان باتوں سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ خُدا کے کلام کا اطلاق ہو چکا ہے۔ چھٹی حس اُس کلام پر قائم رہتی ہے۔ بس یہی کافی ہے۔ وہ اپنا کام شروع کرتی ہے؛ اور کینسر غائب ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ وہ جڑ سے مرنا شروع ہو جاتا ہے، اور ختم ہو جاتا ہے۔ یقیناً۔

(159) چھٹی حس کی قوت کے وسیلے ایسا ہوتا ہے، اور اسی کے سبب بادشاہیاں ٹوٹتی، اور دیواریں چکنا چُور ہو جاتی ہیں۔

(160) چھٹی حس کے وسیلے، بحر قلزم پیچھے ہٹ گیا، اور خشک زمین نکل آئی تا کہ خُدا کے بچے اُس راہ سے بچ نکلیں۔

(161) چھٹی حس کے وسیلے، سمسون نے ایک ہزار فلستیوں کو مار ڈالا تھا جو ہتھیاروں سے لیس تھے۔ اُسکے پاس اپنے آپکو بچانے کیلئے، ایک جنگلی گدھے کے جبڑے کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ اور جب چھٹی حس نے کام کرنا شروع کیا، تو اُس نے ہزار فلستیوں کو مار ڈالا۔ ہللّویاہ!

(162) چھٹی حس کے وسیلے، مُردے زندہ ہو گئے۔ چھٹی حس کے وسیلے، بڑے بڑے معجزات ہوئے۔

(163) یہ سب سے بڑی قوت ہے جو زمین پر کبھی آئی، یہ سُپر سینس ہے، جسے، چھٹی حس کہتے ہیں۔ اسے حالات سے کچھ لین دین نہیں ہوتا ہے۔ اگر یہ بُری حالت میں بھی، کہتی ہے ''آمین'' تو سب کچھ، ٹھیک ہے، اور آپ ٹھیک جا رہے ہیں۔ لیکن یہ کیا کرتی ہے اس سے قطعِ نظر، اس پر ایمان رکھیں۔ ایمان ہی میں قوت ہے، ''اسلیئے اپنے دل سے ایمان رکھیں۔'' آپکی پانچویں حس، جو آپکے ذہن میں رہتی ہے، وہ سوچتی ہے، لیکن چھٹی حس آپکے دل میں رہتی ہے۔ اسلیئے پورے دل سے ایمان رکھیں۔ اور اپنے مُنہ سے اقرار کریں۔ اپنے دل سے ایمان رکھیں، جی ہاں، جناب، یہی چھٹی حس ہے، جو طاقتور قوت ہے۔

(164) سُنیں۔ اس چھٹی حس سے کیا ہوا، ایک نبی کو شیروں کی ماند میں' ڈال دیا گیا تھا۔ اور چھٹی حس کی وجہ سے، شیر دانی ایل کو کھا نہیں سکے تھے۔ وہ نہیں کھا سکے تھے۔ وہ اُسکے قریب نہیں جا سکے تھے، کیونکہ وہاں چھٹی حس، یعنی سُپر سینس موجود تھا۔

(165) ٹھیک اسی چھٹی حس نے، جب اُن تین عبرانی بچوںکو آگ کی بھٹی میں ڈالا گیا، تو اس نے آگ کے شعلوں کو بجھا دیا۔ یہی چھٹی حس ہے! تمام دلائل یہی کہتے تھے کہ یہ جل کر بھسم ہو جائیں گے اور یہ موت کی آغوش میں جائیں گے، لیکن چھٹی حس کی وجہ سے وہ آگ میں بھی دو یا تین گھنٹے زندہ رہے۔ اور جب لوگوں نے بھٹی میں دیکھا، تو اُنہیں ایک الہ زادہ، اُنکے ساتھ کھڑا ہوا نظر آیا۔ یہی چھٹی حس تھی۔ آگ اُنہیں بھسم کر نہ پائی۔ جی ہاں، جناب۔

(166) یہ چھٹی حس تھی، جب ایک بار، پطرس رسول جیل میں ڈال دیا گیا، اور دوسرے دن، وہ اُسکا سر کاٹنا چاہتے تھے، اور دوسری طرف یوحنا مرقس کے گھر میں وہ دُعا کر رہے تھے۔ اُس وقت چھٹی حس نے جیل میں ظاہر ہونا شروع کیا، اور دُعا کے وسیلے وہ محفوظ ہو گیا۔ کیونکہ چھٹی حس نے کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ آگ کا ستون کھڑکی میں سے اندر آ گیا اور پطرس کو چھوا، اور کہا، ''یہاں سے اُٹھو، اور باہر چلو۔'' یہ چھٹی حس تھی!

(167) یہ وہی چھٹی حس تھی جس نے اُس وقت مقدس پولوس کو سُمندر میں ڈوبنے سے بچایا، جب اُسکے چھوٹے سے جہاز میں پانی بھر گیا تھا۔ یہ وہی چھٹی حس یا سپُر سینس تھی، جس نے اُسے ڈوبنے سے بچایا تھا۔ یہ چھٹی حس تھی، جب، سانپ نے اُسکے ہاتھ پر کاٹ لیا تھا، تو اُس نے اُسے آگ میں جھٹک دیا تھا۔ یہ چھٹی حس تھی جس نے یہ کیا تھا۔

(168) جب اُسے قبر میں رکھا گیا، تو یہ چھٹی حس تھی جس نے یسُوع مسیح کو مُردوں میں سے زندہ کیا، کیونکہ اُس نے خُدا کے کلام کا یقین کیا تھا۔ اُس نے کہا تھا، ''اس بدن کو گرادو، اور میں اسے تیسرے دن اُٹھا کھڑا کرونگا۔ کیونکہ داؤد نے کہا تھا، 'میں اپنے مقدس کو سڑنے نہیں دونگا، اور نہ ہی اُسکی روح پاتال میں رہنے دونگا۔'' یہ سُپر سینس تھا۔ اپنے حواس کے دلائل ترک کردیں۔ اُس سُپر سینس پر ایمان رکھیں، جو ایمان کی حس ہے، اور یسُوع مسیح دیتا ہے۔

(169) اسی حس کے وسیلے، خُدا نے فرمایا جبکہ کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ حس کیا ہے؟ یہ سُپر سینس خُدا ہے، یہ خُدا کا ایمان ہے جو آپکے اندر ہے، یہ سُپر سینس، خُدا کا ایک حصّہ ہے جو آپکو دیا گیا ہے۔ چھٹی حس کے وسیلے، خُدا نے عالم تخلیق کیے جو نظر نہیں آتے تھے اور جن کا وجود نہیں تھا۔ اُس نے کلام فرمایا اور اُس کلام پر ایمان بھی رکھا، اور دنیا وجود میں آ گئی۔ جلال ہو!

(170) چھٹی حس، سُپر سینس ہے، اے خُدا، میرے اندر اسے انڈیل دے۔ مجھے اور اُن سبکو یہ عطا کردے جنکو اسکی ضرورت ہے۔ خُداوند، مجھے اپنی چھٹی حس سے بھر دے۔ میں اپنے پانچ حواس، اور سارے علم، اور اپنے تمام خیالوں، اور تمام دلائل کو ایک طرف رکھ کر، اپنے آپکو خُداوند تیرے سپرد کرتا ہوں۔ ہر انسان کا کلام جھوٹا، اور تیرا کلام سچا ٹھہرے۔ ہر شک، اور بحث، دور ہو جائے، تاکہ میں اس سُپر سینس، پاک روح کے وسیلے چل سکوں۔

(171) کیا آپ بھی اُسے چاہتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔] یہی وہ چیز ہے جو ہمیں چاہیے۔ دوستو، خُدا آپکو برکت دے۔ یہی ہے جسکی آپکو ضرورت ہے۔ یہ چھٹی حس ہی ہمارے لئے کچھ مانگے گی، اور یہ جانتی ہے کہ وہ اسے دے گا۔ اسے راضی کرنا ہے۔ ''پس خُدا کے پاس آنے والے کو ایمان لانا چاہیے کہ وہ موجود ہے، اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔''

(172) دیکھیں چھٹی حس کہتی ہے،''خُدا اپنے کلام پر قائم رہتا ہے۔ میں اپنے آپکو اُسکے حوالے کرتا ہوں۔اور جو کچھ مجھ میں ہے، اُسکے سپرد کرتا ہوں۔ میری حس یہی کہتی ہے یہ پورا ہوگا، اور میرا ایمان خُدا کے کلام پر ہے۔'' اور پھر، جو کچھ بھی، اسکے خلاف ہے، اُسے یوں سمجھیں کہ وہ کبھی موجود ہی نہیں تھا۔

(173) ابرہام کی ملاقات خُدا سے ہوئی تھی، اور خُدا نے کہا تھا،''سارہ سے تیرا ایک بیٹا ہوگا۔'' اور اُس وقت اُسکی عمر پچھتر برس، اور اُسکی بیوی کی عمر پینسٹھ برس تھی۔ابرہام نے اُن سب مخالف باتوں کو، اسطرح رد کر دیا ۔...... جیسے وہ، ہے ہی نہیں تھیں۔ وہ خُدا کے ساتھ ایسا چلا جیسا اُس نے دیکھا تھا، اور اُس۔ اُس نے ایمان رکھا۔

(174) اُس نے ہر اُس بات کو، اور دلائل کو، اور باقی سب کچھ کو دُور رکھا جو کہتے تھے یہ نہیں ہوسکتا...... ہوسکتا ہے ڈاکٹر نے کہا ہو،''دیکھو، ابرہام، تم بیٹا پانے کیلئے بہت بوڑھے ہو چکے ہو۔'' لیکن اس بات کا اُس پر کوئی اثر نہ ہوا کہ ڈاکٹر، یا باقی لوگ کیا کہتے ہیں، یا اُسکا اپنا ذہن، یا دوسرے کیا کہتے ہیں۔خُدا سچا ہے، بس وہ اس بات کو تھامے رہا۔

(175) یہی وہ چھٹی حس ہے، یہی سُپر سینس ہے۔''اے خُدا، مجھے یہ چاہیے۔اے خُدا، مجھے یہ اور زیادہ چاہیے،'' یہ اپنے خادم اور باقی لوگوں کو بھی دے، یہی میری دُعا ہے۔

(176) آج صُبح، جب وہ ماں اپنے چھوٹے سے، بیمار بچے کو، لئے یہاں کھڑی تھی، تو آنسو اُس کی گالوں پر بہہ رہے تھے۔ میں نے کہا،''بہن، کیا پریشانی ہے؟''

(177) اُس نے کہا،''بھائی برینہم، اسے لوکیمیا ہوگیا ہے۔''

تب میں نے اپنے اندر کچھ محسوس کیا۔اوہ!''وہ ٹھیک مصیبت کے وقت ہماری مدد کرتا ہے۔''

(178) کچھ زیادہ دیر نہیں ہوئی، میں اور بلی روڈ پر، کار میں جا رہے تھے۔اور وہاں کچھ سیاہ فام لڑکے آئے، جو بہت تیز گاڑی چلا رہے تھے۔اور پھر اُنکی کار ایک اور کار سے ٹکرائی گئی، اور وہ گھومتی، گھومتی، گھوم گئی، اور الٹ گئی اور وہ لڑکے روڈ پر باہر گر گئے۔اور اُن میں سے ایک چھوٹا لڑکا بُری طرح اُس کار میں پھنس گیا تھا، اور اُسکی پیٹھ کار میں پھنسی ہوئی تھی۔ باقی لڑکوں نے دوڑ کر اُسے اُٹھانا چاہا۔

لیکن اُس نے کہا،''اوہ، مہربانی سے ایسا مت کرو! میری کمر ٹوٹ رہی ہے! ایسا مت کرو! تم مجھے مارڈالوگے! مت کرو! تم مجھے مارڈالوگے!''

(179) اور اُن لڑکوں نے کہا، اوہ، ہمیں تجھے اس کار سے الگ کرنا ہے۔ کیونکہ اس میں آگ لگ چکی ہے۔''

(180) لیکن اُس نے کہا،''مجھے......مت ہلاو۔ تم مجھے کچل ڈالوگے! ایسا مت کرو! ایسا مت کرو!''

میں نے کار کے نیچے جھک کر پکارا،''بیٹے، کیا تم کرسچن ہو؟''

اُس نے کہا،''نہیں، جناب۔''

میں نے کہا،''بہتر ہے کہ تم دُعا کرو۔''

اُس نے کہا،''جی ہاں، جناب۔''

(181) چھٹی حس اپنا کام کرنے لگی۔ اور کوئی چلتا ہوا کار کے پیچھے آ گیا۔ اور یہ کیسے ہوا میں عدالت کے دن تک اسے سمجھ نہیں پاونگا۔ دیکھیں، اچانک، کار اچھل کر پیچھے ہٹ گئی [بھائی برنہم انگلی کا اشارہ کرتے ہیں-ایڈیٹر۔]، اور اُس سے دُور ہوگئی۔ اور وہ چھلانگ لگا کر اوپر اُٹھا اور وہ ٹھیک تھا۔ یہ کیا تھا؟''مصیبت کے وقت عین مدد۔''

(182) ایک مرتبہ ہم آرہے تھے......اور ایک جوان سیاہ فام عورت روڈ پر کار چلا رہی تھی، اور وہ نیو پلے ماؤتھ کار تھی، جو تقریباً چار سو میل ہی چلی ہوگئی۔ وہ عورت کافی تیز کار چلا رہی تھی۔ اور میں نے اُس کار کو دیکھا۔ اور اُسکی کرینک شافٹ ٹوٹ گئی اور وہ درخت سے ٹکرا گئی۔ میں اور بلی رک گئے۔ ہمارے سامنے ایک برفانی، اور پھسلنا روڈ تھا، لیکن اُس وقت وہ سوکھا ہوا تھا۔ وہ لڑکی......اور اُس وقت مینی سوٹا میں، ہوا بہت تیز چل رہی تھی، اور اُس نے اُس کار کو بہت دُور پھینک دیا تھا۔ بلی، کیا تمہیں یہ واقع یاد ہے۔ میں دوڑ کر اُس لڑکی کے پاس پہنچا۔ اور، وہ، وہاں بیٹھی تھی۔ اور کہہ رہی تھی،''اوہ، میں مر رہی ہوں۔ میں مر رہی ہوں۔'' لوگوں نے ایمبولینس بلائی۔

(183) اور ایمبولینس آ گئی، اور اُس ایمبولینس میں پیچھے ایک مُردہ آدمی پڑا ہوا تھا۔ پس اُس

نے کہا، ''میں اس لڑکی کو نہیں لے جا سکتا۔''

(184) اور وہاں کھڑے ایک کسان نے کہا، ''مہربانی سے، کسی اور کو، جلدی سے بھیج دو۔ یہ عورت مر رہی ہے۔''

میں وہاں گیا۔ اور میں نے کہا، ''خاتون، ایک منٹ میری بات سُنیں۔''

(185) عورت نے کہا، ''اوہ، جناب، مجھے مت چھونا۔ مجھے مت چھونا۔ ہائے میری کمر!''

(186) میں نے کہا، ''خاتون کیا آپ کرسچن ہیں؟'' اُس نے میری طرف دیکھا۔ اور میں نے کہا، ''میں انجیل کا ایک خادم ہوں۔ اگر آپ مر رہی ہیں تو بتائیں، خُدا کے ساتھ آپکا کیسا تعلق ہے؟''

اُس نے کہا، ''جناب، میں، اسی گھڑی ٹھیک ہونا چاہتی ہوں۔''

(187) اور چھٹی حس نے کام کرنا شروع کر دیا۔ خُدا کی قوت وہاں اتر آئی۔ اور بغیر کسی کی مدد کے، وہ اُس کار میں سے باہر نکل آئی۔ خُدا کی قوت، ہر وقت تیار رہتی ہے، ''اور عین مصیبت کے وقت مدد کرتی ہے۔''

(188) ہم لوگ ایمان پر چلتے ہیں۔ ہم ایمان سے ہی جیتے ہیں۔ ''راستباز ایمان سے جیتا رہیگا۔'' ہمیں اسطرح جینا چاہیے۔ آپ میں کتنے ہیں جو اس چھٹی حس یا سُپر سینس کو، اور زیادہ پانا چاہتے ہیں؟ [جماعت کہتی ہے، ''آمین۔'' -ایڈیٹر۔]

آئیں اپنے سروں کو جھکاتے ہیں، اور دُعا کرتے ہیں۔

(189) بیش قیمت خُداوند، ہمارے باپ اور ہمارے خُدا، تُو ہمارے ساتھ کتنا بھلا رہا ہے۔ تُو نے ہمیں پانچ حواس، اس زمین پر چلنے اور جینے کیلئے دیئے ہیں، تاکہ-تاکہ اسے چھو سکیں۔ ہم اُن چیزوں کو محسوس کر سکتے ہیں جو-جو محسوس کی جا سکتی ہیں، اپنے ہاتھوں سے، ٹھوس چیزوں کو چھو سکتے ہیں۔ تُو نے ہمیں سُننے کی حس دی ہے، جس سے ہم سُن سکتے ہیں۔ ہم ان سب کیلئے بہت خوش ہیں، تاکہ ہم خُدا کا کلام سُن سکیں، اور، اسکے وسیلے یہ حاصل کر سکیں، ''کیونکہ ایمان سُننے سے پیدا ہوتا ہے، اور سُننا مسیح کے کلام سے۔'' خُداوند، ہم ان چھ حواس کیلئے تیرے شکر گزار ہیں۔ کاش ہم انکی دیکھ بھال، اپنی زندگی بھر کرتے رہیں۔

(190) لیکن یہ سُپر سینس ، یا ایمان کی حس، بس ایمان والے کو ملتی ہے، تا کہ وہ ایمان کی ترتیب کے مطابق چل سکے۔ خُداوند، ہمیں یہ اور زیادہ دے۔ اوہ، خُداوند، ہمیں پاک کر، اور ہمیں پرکھ، اور اپنی بھلائی اور قوت سے ہمیں بھردے۔ کاش ہم اپنی زندگی بھر، اس چھٹی حس، یا ایمان کی حس کے وسیلے چلتے رہیں، جو فقط یسُوع مسیح کے وسیلے ملتی ہے۔ کاش جس کیلئے ہم دُعا کررہے ہیں، اُس پر ایمان لاکر اُسے قبول کرسکیں، اور کوئی شک ہمارے دلوں میں موجود نہ رہے، کیونکہ تُو نے وعدہ کیا ہے اور تُو ایسا کریگا۔

(191) جن لوگوں نے اپنے ہاتھ اوپر اُٹھائیں ہیں، خُداوند، میں اُنکے لئے دُعا کرتا ہوں۔ انکی کچھ ضرورتیں ہیں۔ اور آپ جانتے ہیں وہ کیا ہیں۔ میری دُعا ہے کہ آپ ان میں سے، ہر ایک کی ضرورت پوری کرینگے۔ کاش انکی ساری تمنائیں، پوری ہوجائیں۔ میں یہ دُعا یسُوع کے نام میں مانگتا ہوں۔ آمین۔

باپ پر ایمان، بیٹے پر ایمان، ایمان پاک روح پر ہے، یہ تینوں ایک ہیں؛
شیاطین تھرتھراتے ہیں، گناہ گار بیدار ہوتے ہیں؛
یہواہ پر ایمان ہر چیز کو ہلا دیگا۔

(192) کیا آپ نے، اس سے پہلے کبھی یہ سُنا ہے؟ اب بغیر میوزک کے، ایک منٹ کیلئے۔ با–......

باپ پر ایمان، بیٹے پر ایمان، ایمان پاک روح پر ہے، یہ تینوں ایک ہیں؛
شیاطین تھرتھراتے ہیں، گناہ گار بیدار ہوتے ہیں؛
یہواہ پر ایمان ہر چیز کو ہلا دیگا۔

(193) یہ ٹھیک ہے۔ اوہ،، میرے خُدایا، ایمان بیش قیمت ہے! ایمان بیش قیمت، اور جلالی ہے! اے خُدا، مجھے ایمان دے۔ ”ایمان کے وسیلے، ابرہام تھا۔ ایمان سے، اضحاق تھا۔ ایمان ہی سے، ہابل نے قائن سے افضل قربانی گزرانی؛ وہ مرگیا، لیکن اُسکی گواہی اب بھی دی جاتی ہے۔“ اوہ، ہمیں ایمان کی کتنی ضرورت ہے! میں اُس سے پیار کرتا ہوں۔ مجھے اور ایمان چاہیے۔ اس نئے

سال میں جو آ رہا ہے، میری زندگی کی یہی تمنا ہے، کہ خُدا مجھے اور ایمان دے۔ اے خُدا، اگر میرے ذہن میں، کبھی کوئی شک آ جائے تو اُسے دُور کر دینا۔ شیطان مجھ سے، اور آپ سے جنگ کرتا ہے، اور اپنے تیر ہم پر چلانے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن کاش میں ایمان کی سِپر ہمیشہ اپنے سامنے رکھ سکوں، تا کہ ابلیس کے جلتے ہوئے تیروں کا، اور اُسکی چالوں کا، مقابلہ کر سکوں، یہی میری دلی دُعا ہے۔ خُدا آپکو برکت دے۔

(194) بھائی نیول، کیا آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟ [بھائی نیول کہتے ہیں، ”نہیں،“ بس دوبارہ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔“ - ایڈیٹر۔] آ جائیں۔

ایک سُپر سینس

(A SUPER SENSE)

URD59-1227E

یہ پیغام برادر ولیم میرئین برنہم کی جانب سے، اتوار کی شام، 27 دسمبر، 1959 ، برنہم ٹیبر نیکل جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ایس۔اے۔ میں دیا گیا۔ جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیا گیا اور بلا اختصار انگلش میں چھاپا گیا تھا۔ یہ اُردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا ہے۔

URDU

©2020 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

E/227 ڈیفنس ویو، فیز II، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org

حقِ اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلاقیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جوکہ یسُوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اِس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اِسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اِس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org